420

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،15۔ ستمبر 2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کاایوان میں پیش کیاجانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم)(خاتمہ)نظام جبری مشقت ، پنجاب 2011(مسودہ قانون نمبر42بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم)(خاتمہ)نظام جبری مشقت، پنجاب 2011ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم)زرعی کرم کش ادویات ،مصدرہ 2011(مسودہ قانون نمبر43بابت2011)

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم)زرعی کرم کش ادویات،مصدرہ 2011ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) رپورٹیں ایوان کی میز پر رکھنا

1۔ فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 10-2009 ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 10-2009 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 10-2009 ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 10-2009 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

421

3۔ ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 10-2009 ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 10-2009 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2010 ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2010 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(سی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون پاور ڈویلپمنٹ بورڈ پنجاب 2010 (مسودہ قانون نمبر 8 بابت 2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پاور ڈویلپمنٹ بورڈ پنجاب 2010 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پاور ڈویلپمنٹ بورڈ پنجاب 2010، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے آبپاشی و بجلی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پاور ڈویلپمنٹ بورڈ پنجاب 2010 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) رجسٹریشن 2011 (مسودہ قانون نمبر 19 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) رجسٹریشن 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) رجسٹریشن 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) رجسٹریشن 2011 منظور کیا جائے۔

422

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) وبائی امراض، 2011 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) وبائی امراض، 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) وبائی امراض، 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) وبائی امراض، 2011 منظور کیا جائے۔

424

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تیسواں اجلاس

جمعرات 15 ۔ ستمبر 2011

(یوم الخمیس، 16۔ شوال المکرم 1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

هَلْ أَتٰىكَ
حَدِيْثُ مُوْسٰى (۱۵) اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى (۱۶)
اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى (۱۷) فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰى اَنْ تَزَكّٰى (۱۸) وَ
اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى (۱۹) فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى (۲۰) فَكَذَّبَ وَ
عَصٰى (۲۱) ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى (۲۲) فَحَشَرَ فَنَادٰى (۲۳) فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ
الْاَعْلٰى (۲۴) فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى (۲۵) اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى (۲۶) ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰىهَا (۲۷)

سورة النّٰزعَات 15تا27

بھلا تم کو موسیٰ کی حکایت پہنچی ہے(15) جب اُن کے پروردگار نے ان کو پاک میدان (یعنی) طویٰ میں پکارا(16) (اور حکم دیا) کہ فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو رہا ہے(17) اور (اس سے) کہو کہ کیا تو چاہتا ہے کہ پاک ہو جائے؟(18) اور میں تجھے تیرے پروردگار کا رستہ بتاؤں تاکہ تجھ کو خوف (پیدا) ہو (19) غرض انہوں نے اس کو بڑی نشانی دکھائی(20) مگر اس نے جھٹلایا اور نہ مانا(21) پھر لوٹ گیا اور

تدبیریں کرنے لگا(22)اور (لوگوں کو)اکٹھا کیا اور پکارا(23) کہنے لگا کہ تمہارا سب سے بڑا مالک میں ہوں(24)تو اللہ نے اس کو دنیا اور آخرت (دونوں) کے عذاب میں پکڑ لیا(25)جو شخص (اللہ سے) ڈر رکھتا ہے اس کے لئے اس (قصے) میں عبرت ہے(26) بھلا تمہارا بنانا آسان ہے یا آسمان کا؟ اُسی نے اُس کو بنایا(27)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لو مدینے کی تجلی سے لگائے ہوئے ہیں
دل کو ہم مطلع انوار بنائے ہوئے ہیں
کشتیاں اپنی کنارے پہ لگائے ہوئے ہیں
وہ کیا ڈوبیں جو محمد ﷺ کے ترائے ہوئے ہیں
حاضر و ناظر و نور و بشر غیب کو چھوڑ
شکر کر کہ وہ تیرے عیبوں کو چھپائے ہوئے ہیں
شرمِ عصیاں سے سامنے آیا نہیں جاتا
کیا یہ کم ہے کہ تیرے شہر میں آئے ہوئے ہیں
قبر کی نیند سے اٹھنا کوئی آسان نہ تھا
ہم تو محشر میں انہیں دیکھنے آئے ہوئے ہیں
کیوں نہ پلڑا ترے اعمال کا بھاری ہو نصیر
اب تو میزان پہ سرکار ﷺ بھی آئے ہوئے ہیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس سے پیشتر کہ وقفہ سوالات شروع کیا جائے میں ایک ضروری بات آپ تمام معزز ممبران کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ہماری ایڈوائزری کمیٹی کا ابھی اجلاس ہوا تھا تو اس میں طے پایا گیا ہے کہ اسمبلی اجلاس کل ملتوی کیا جائے بوجہ ایک تو ہمارے صوبہ سندھ میں سیلاب آیا ہوا ہے اور دوسرا ہمارے صوبہ پنجاب میں ڈینگی کا مسئلہ بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے اس کے تدارک کے لئے joint adventure، سبھی پارٹیوں کی طرف سے بلاامتیاز سیاسی وابستگی کے میں آپ تمام حضرات کو یہ کہوں گا کہ اس مہم میں آپ بھی پوری طرح سے ایک دوسرے کا اور عوام کا ساتھ دیں۔ اس وقت ہمارے اپوزیشن لیڈر تشریف فرما نہیں ہیں لیکن انہوں نے مجھے کہا ہے کہ ہم انشاء اللہ joint adventure against ڈینگی کریں گے۔

جناب سپیکر! دوسرا سیلاب کے حوالے سے تمام حضرات سے میری اپیل ہے کہ کل جو کارروائی ہو گی وہ ڈینگی پر بحث ہو گی اور باقی جتنے بھی تمام معاملات ہیں ان کو take up نہیں کیا جائے گا ماسوائے کمیٹی کی کچھ رپورٹس پیش کرنے کے مزید کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ میں آپ کو یہ اطلاع دینا چاہتا تھا میرے خیال میں ہم نے جو بات کی ہے رانا صاحب آپ بھی اس بارے میں کچھ فرمائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آج بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے اجلاس میں جو consensus کے ساتھ فیصلہ ہوا ہے اس کے متعلق آپ نے معزز ایوان کو آگاہ کر دیا ہے بالکل حکومت بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے اس فیصلے کی نہ صرف تائید کرتی ہے بلکہ اس کو appreciate کرتی ہے۔ ہمارے جو تمام معزز ممبران ہیں ان کی بھی یہی رائے تھی کہ معزز ممبران کو مصیبت کی اس گھڑی میں ایوان میں نہیں بلکہ عوام میں ہونا چاہئے۔ جس طرح سے آپ نے یہ فرمایا ہے کہ joint adventure ہر district level پر اور خاص طور پر لاہور پر بھی تو اس میں Committees بنائیں، اس میں تمام جماعتوں کے ارکان اسمبلی موجود ہوں۔ ڈینگی سے بچاؤ کے حوالے سے بھی یہ جو تمام اقدامات ہو رہے ہیں اور اس کے علاوہ سندھ میں جو سیلاب آیا ہوا ہے، بارشوں کی وجہ سے وہاں پر تباہی آئی ہے تو وہاں پر حکومت پنجاب نے سندھی بھائیوں کے لئے ایک بڑے پیمانے پر ریلیف campaign شروع کی ہوئی ہے اس سلسلے میں میاں محمد نواز شریف صاحب پچھلے ہفتے وہاں پر تشریف لے گئے تھے، مجھے بھی ان کے ساتھ وہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ آپ یقین کریں کہ وہ تباہی جو اندرون سندھ بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے آئی ہے وہ لفظوں میں بیان نہیں کی جا سکتی کہ کس کسمپرسی

کی حالت میں لوگ وہاں پر پڑے ہیں۔اس سے پہلے وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف بدین گئے تھے، تقریباً 150 کے قریب foods کے ٹرک حکومت پنجاب بھجوا چکی ہے اور اس کے علاوہ کل بھی وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے تقریباً 10 کروڑ روپے کی رقم initially مختص کی ہے اس میں اضافہ بھی کیا جائے گا تاکہ سندھ میں جو ہمارے بھائی مصیبت میں ہیں ان کی مدد کی جائے۔اگر وہاں پر بھی ہمارے اپوزیشن کے بھائی اس ریلیف campaign میں شامل ہونا چاہیں تو میں ان کو بھی دعوت دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں جس طرح سے اس بات پر غور ہوا کہ اجلاس کو آج ہی ملتوی کر دیا جائے لیکن کل کا دن کیونکہ پہلے سے ڈینگی وائرس پر بحث کے لئے رکھا گیا ہے اس لئے پھر مناسب سمجھا گیا کہ کل ہاؤس کے تمام بزنس کو skip کر دیا جائے، کل ہاؤس میں ڈینگی پر جو ریلیف کا کام ہو رہا ہے اس پر بحث کی جائے تاکہ اس سے حکومت کو رہنمائی ملے اور اس کے بعد اجلاس کم از کم اگلے دو ہفتوں کے لئے prorogue کر دیا جائے۔ میں آپ کی وساطت سے محترم قائد حزب اختلاف، اپوزیشن کے ممبران اور جو دوسرے حکومتی بنچوں کے معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں ان سب سے گزارش کروں گا کہ کل ہم اس بات کو ثابت کریں کہ مصیبت کی اس گھڑی میں کوئی political point scoring نہیں ہوگی۔ صرف اور صرف ڈینگی وائرس کنٹرول کرنے کے لئے جو efforts ہو رہی ہیں اور ان efforts میں کس طرح سے بہتری لائی جا سکتی ہے، کس طرح سے ان کو مربوط بنایا جا سکتا ہے اس پر بحث ہوگی۔ اس بارے میں اپوزیشن کے ممبران بھی اور باقی جو معزز ممبران بھی حکومت کی رہنمائی کریں۔اس سے پہلے اگر کسی جگہ پر کوئی کوتاہی ہوئی بھی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اب یہ وقت نہیں ہے کہ ہم اس کوتاہی کو کوستے رہیں بلکہ اب یہ ہے کہ آئندہ کوئی کوتاہی ہو نہ غفلت ہو اور جو efforts ہو رہی ہیں جہاں پر بہتر ہو رہا ہے جو لوگ اچھا کام کر رہے ہیں ہم ان کو appreciate بھی کریں اور جہاں کہیں پر کوئی کمی ہے اس کو improve کرنے کی کوشش کریں۔ میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ کل اس معزز ایوان سے جو رہنمائی ملے گی حکومت اس پر پوری طرح سے عملدرآمد کرے گی تاکہ ہمارے اپنے متاثرین بھائی اور شہری جو سندھ، پنجاب اور پورے پاکستان میں ہیں ان کی خاطر خواہ اور بہتر انداز میں serve ہو سکیں۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! شکریہ۔آپ کی صدارت میں جو میٹنگ ہوئی ہے اس وقت قوم کو ایک سیلاب اور ڈینگی کے حوالے سے جو مسائل در پیش ہیں اور قوم کے ساتھ کھڑا ہونے کے لئے اپوزیشن اور حکومت نے آپ کی صدارت میں جو فیصلہ کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس پر آپ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ہمیں قوم کی اس مشکل گھڑی میں ہاؤس میں بیٹھنے کی بجائے میدان میں آنے کی ضرورت ہے۔آپ کے اس فیصلے سے یہ پورا ہاؤس میدان میں ہوگا اور پوری اپوزیشن حکومت کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کرے گی ہم اپنے حلقوں میں سپرے کے لئے کوشش کریں گے اور حکومت کے ساتھ ہر طرح کے تعاون کے لئے ہم ہر وقت دستیاب ہیں۔حکومت کی طرف سے ہماری جو ڈیوٹی لگائی جائے، سپرے ٹیموں کے ساتھ اگر ہماری ڈیوٹی لگائی جائے یا جو ہمیں حکومت کی طرف سے ہدایت ملے گی اس پر عمل کریں گے۔آپ ہماری جس ضلع میں ڈیوٹی لگائیں گے وہاں پر آپ ہمیں موجود پائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے ساتھ رانا ثناء اللہ صاحب نے جو بات کی ہے کہ ماضی میں اگر کوئی غلطی یا کوتاہی ہوئی ہے تو اس پر بالکل میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ اس مشکل گھڑی میں کوئی point scoring نہیں ہوگی۔اگرچہ ہمارے اختلافات بھی ہیں لیکن جو وقت گزر گیا ہے ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ حکومت کے ساتھ تعاون کے لئے اور اس مشکل گھڑی میں قوم کے ساتھ کھڑا ہونے کے لئے ہم ماضی کی کسی بات کا آج ذکر کریں گے اور نہ کل ڈینگی پر بحث کے دوران ذکر کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ابھی تو میں بات کر رہا ہوں، اب تو کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے اور تعاون کی بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف صاحب!

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اب تو ہم نے کچھ کہنا ہی نہیں، پوری قوم دیکھ رہی ہے کہ اپوزیشن اور حکومت اپنے پاکستانی بھائیوں کے ساتھ سیلاب اور ڈینگی کے حوالے سے ایک ساتھ ہیں۔میں نے یہاں پر اپوزیشن کی طرف سے، پہلے بھی کہا ہے اور ایک دفعہ پھر کہتا ہوں کہ ہمارا بھرپور تعاون آپ کے ساتھ ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نہیں پہلے سیمل کامران صاحبہ کو بولنے دیں۔ میں اس حوالے سے ان کی بات سن رہا ہوں آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں قائد حزب اختلاف اور treasury کے علاوہ آپ کو بھی appreciate کرنا چاہتی ہوں کہ یہ جو decision لیا گیا ہے یہ انتہائی important ہے It was really required. اس کے علاوہ میں دوسرے تمام لوگوں کو بھی یہی بات کہنا چاہتی ہوں کہ national calamities کو ہم سب نے مل کر face کرنا ہے۔ سب سے پہلے ہم پاکستانی ہیں اگر پاکستان ہے تو یہ وزارتیں، یہ حکومتیں، یہ مشاورتیں اور ہم سب ہیں۔ اگر پاکستان کا survival نہیں ہے تو پھر ہم میں سے کوئی بھی نہیں ہے اس لئے ہم سب کو مل کر ایک جگہ پر آکر ان issues سے چھٹکارا حاصل کرنا ہے۔ میں پاکستان مسلم لیگ (قائداعظم) کے پارلیمانی لیڈر چودھری ظہیر الدین صاحب کی جانب سے، اپنی جماعت کی جانب سے اور اپنے تمام معزز ممبران کی جانب سے یقین دہانی کروانا چاہتی ہوں کہ اس سلسلے میں ہماری full support گورنمنٹ کے ساتھ ہے۔ جہاں پر بھی ہماری ضرورت ہو گی ہم ان کے ساتھ شانہ بشانہ چلنے کو تیار ہیں۔ اسی سلسلے میں تھوڑی سی request جناب وزیر قانون صاحب سے بھی کرنا چاہتی ہوں کہ مختلف علاقوں کے TMOs اور DCOs کو کم از کم یہ directions جاری کر دی جائیں کہ وہ ہمیں own کریں کیونکہ اب تک وہ ہمیں own نہیں کر رہے۔ شکریہ

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح آپ نے effort کی ہے یہ نہایت ہی قابل تعریف ہے، یہ زندہ قوموں کی نشانی ہے کہ جب کسی ملک یا صوبے میں اس طرح کی آفتیں آتی ہیں تو قوم unite ہو جاتی ہے اور آپ جیسی لیڈر شپ سے اسی قسم کی توقع تھی۔ آپ نے اجلاس بلا کر ان لوگوں کو اکٹھا کر کے ان میں ایک جذبہ پیدا کیا ہے۔ میں اس House کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اس آفت کی گھڑی میں چاہے وہ سندھ میں ہو، بلوچستان میں ہو، پنجاب میں ہو، unity کا احساس کیا اور یہ ہونا بھی چاہئے تھا۔ پوری قوم ہم سے یہ توقع کر رہی تھی کہ اس تکلیف کی گھڑی میں یہ اپنی سیاست کرتے ہیں یا ہماری تکلیف کا احساس کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پوری قوم کو یہ message جائے گا کہ جب بھی اس قوم پر اللہ نہ کرے کوئی اس طرح کی آفت آئے جن لوگوں سے ان کی توقع ہے جن کو وہ elect کرتے ہیں وہ unite ہو کر ان کی بہتری کے لئے، ان کی اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں اور یہ قابل تعریف بات ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! میں نے ایک چھوٹی سی گزارش کرنی تھی۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

دعائے صحت

صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب آصف علی زرداری کی صحتیابی کے لئے دعا

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! جناب آصف علی زرداری صاحب صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے لندن میں ٹیسٹ ہوئے ہیں اور میاں محمد نواز شریف صاحب نے ان کو پھولوں کا گلدستہ بھیجا ہے۔ میں پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے میاں محمد نواز شریف صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے قائد کو پھولوں کا جو گلدستہ بھیجا ہے یہ جمہوریت کے لئے بہت بہتر ہے۔ میری آپ سے بھی گزارش ہو گی کہ جناب آصف علی زرداری کی صحتیابی کے لئے دعا کروا دیں۔

جناب سپیکر: ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری کی صحتیابی کے لئے دعا کی گئی)

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نوید انجم صاحب کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: سوال نمبر 2549 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ایل ڈی اے کے سکولوں میں 2008کے دوران بھرتی کی تفصیلات

*2549: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک ایل ڈی اے کے سکولوں میں کتنے افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) اس بھرتی کے لئے کس تاریخ کو کس کس اخبار میں اشتہار دیا گیا ہے؟

(ج) اگر یہ بھرتی میرٹ پر ہوئی تو میرٹ لسٹ فراہم کریں؟

(د) میرٹ لسٹ کی تشکیل کس طریق کار کے تحت کی گئی اور کن کن ملازمین نے میرٹ لسٹ بنائی؟

(ہ) کیا یہ بھرتی میرٹ پر ہوئی اگر میرٹ سے ہٹ کر ہوئی تو کیا حکومت اس بھرتی کو کینسل کر کے دوبارہ بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک (یکم مئی 2011) ایل ڈی اے کے سکولوں میں کل 180 افراد کو بھرتی کیا گیا نیز ان افراد کی فہرستیں نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید 38 مختلف سیٹوں پر بھرتی کے لئے کارروائی زیر تکمیل ہے۔

(ب) اس بھرتی کے لئے مندرجہ ذیل اخبارات میں اشتہار دیئے گئے۔

1۔ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 20-09-2009
2۔ دی "نیوز" مورخہ 07-03-2010
3۔ روزنامہ "نوائے وقت" 07-11-2009
4۔ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 25-11-2009
5۔ روزنامہ "ڈان" مورخہ 08-03-2009
6۔ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 08-03-2009
7۔ روزنامہ "جنگ" مورخہ 10-04-2009
8۔ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 07-03-2010 (فوٹو کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)

(ج) جی ہاں! یہ بھرتی میرٹ پر ہوئی ہے اور میرٹ لسٹ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) میرٹ لسٹ کی تشکیل LDA (Appointment & Conditions of Service) Regulations 1978 اور Recruitment Policy, Government of the Punjab 2004-05 کے تحت کی گئی اور شعبہ انتظامیہ ایل ڈی اے میرٹ لسٹ بناتا ہے۔

(ہ) یہ بھرتی مکمل طور پر میرٹ پر ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرے سوال میں ایل ڈی اے کے سکول میں بھرتی کی detail مانگی گئی تھی ۔ میرے علم کے مطابق اس بھرتی میں BS-16 کے جو applicants ہیں ان سارے applicants کو consider نہیں کیا گیا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ بات درست ہے؟

جناب سپیکر: وہ فرما رہے ہیں کہ BS-16 کے applicants کو consider نہیں کیا گیا، کیا مسئلہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! 2004 کی recruitment policy کے مطابق بنیادی تعلیم جو کہ کسی پوسٹ کے لئے لازمی ہے اس کے لئے 60 نمبر رکھے گئے تھے۔ Higher qualification کے لئے زیادہ سے زیادہ 15 نمبر رکھے گئے تھے اسی طرح حافظ قرآن اور position holders کے لئے 5 نمبر رکھے گئے تھے۔ ان 80 نمبروں میں سے جس امیدوار نے زیادہ نمبر لئے اسے انٹرویو کے لئے بلایا گیا۔ تین لوگوں کو بلایا گیا اور ان کا انٹرویو لیا گیا جو ان میں سے سب سے زیادہ اہل تھا اس کو بھرتی کر لیا گیا۔

جناب سپیکر: اگلا ضمنی سوال۔

جناب محمد نوید انجم: جناب والا! ابھی میرے پہلے سوال کا ہی جواب نہیں آیا ہے۔ میں نے سوال کیا ہے کہ انہوں نے BS-16 کی جو list provide کی ہے اس میں انہوں نے ایم اے پاس بچے بھرتی کئے ہیں۔ میرے علم کے مطابق ان پوسٹوں کے لئے triple M.A applicants تھے لیکن اس بھرتی میں کوئی بھی triple M.A شامل نہیں ہے۔ میں نے پوچھا ہے کہ جتنے applicants نے ان پوسٹوں پر apply کیا تھا کیا ان سب کی applications کو consider کیا ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے ان پوسٹوں کے لئے basic qualification کیا مانگی تھی اس کے مطابق جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! یکم مئی 2011 تک جن 180 افراد کو بھرتی کیا گیا ہے اس میں سب لوگوں کو consider کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں امیدواروں کے کاغذات کی جانچ پڑتال کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی تھی جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

محمد اسلم شاہد صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر (ایڈمن) جو کنوینر تھے۔

ظل ہما پرنسپل ایل ڈی اے ماڈل گرلز ہائی سکول جوہر ٹاؤن لاہور اس کی ممبر تھیں۔

سیتا سجاد ایڈمن آفیسر (جنرل) ممبر کمیٹی۔

جنہوں نے ان درخواستوں کی جانچ پڑتال کرنے کے بعد سب لوگوں کو۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! یہ بات تو پوچھی ہی نہیں گئی۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں آپ کا سوال نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتیں (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب والا! معزز ممبر ایسے ہی کھڑے ہو جاتے ہیں ان کا تو سوال ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ جن کا سوال ہے ان کو پوچھنے دیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب والا! میرے بھائی نے جواب دیا ہے کہ تمام applicants کو consider کیا گیا ہے۔ میرے علم کے مطابق انہوں نے ڈائریکٹر (ایڈمن) کا جو ذکر کیا ہے، انہوں نے ہی خود سے ان لسٹوں کو sort out کیا ہے اور sort out کرنے کے بعد ان لوگوں کو انہوں نے call کیا ہے پھر اس میں سے بھرتی کی گئی ہے۔ میرا یہ سوال ہے کہ تمام applicants کو call نہیں کیا گیا، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ بات درست ہے؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ تمام applicants کو انہوں نے call نہیں کیا بلکہ چند افراد کو call کر کے ان پوسٹوں کو fill کر دیا گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! حکومت کی پالیسی کے مطابق اخبار میں جو اشتہار دیا تھا اسی بنیاد پر ان سب لوگوں کو consider کیا گیا لیکن جو اہلیت پر پورا اترے تھے ان لوگوں کو انٹرویو کے لئے بلایا گیا۔

جناب محمد نوید انجم: جناب والا! میں اس کی آپ کو مثال دیتا ہوں کہ انہوں نے مجھے grade-1 کی ایک list provide کی ہے۔ BS-1 کے لئے مڈل ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے 36 نمبر پر ایک نائب قاصد کے متعلق لکھا ہے کہ اس نے آئی کام کیا ہوا ہے۔ اگر ایک ایم اے نائب قاصد کے لئے apply کرتا ہے جس کے لئے publicize middle qualification کی ہے۔ اگر ایک ایم اے والا وہاں apply کرتا ہے تو وہ پوسٹ ایم اے والے کو ملے گی مڈل والے کو تو پھر نہیں ملے گی۔ میرٹ تو یہی کہتا ہے؟

جناب سپیکر: اگر انہوں نے اس پوسٹ کے لئے middle qualification مانگی ہے اور امیدوار کی middle qualification ہے تو پھر وہ تو qualify کر گیا۔ اگر کسی نے بی اے، بی ایڈ، ایم اے یا پی ایچ ڈی کر لی وہ علیحدہ بات ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میرٹ بنتا ہے applicants پر، انہوں نے اس کی middle qualification minimum رکھ دی۔ اب اگر ایف اے والا آئی کام والا apply کرتا ہے تو middle والے کو وہ job نہیں ملے گی۔ اسی طرح BS-16 کے لئے اگر کسی triple M.A والے نے apply کیا ہوا ہے تو single M.A والے کو وہ job نہیں ملے گی۔ میرٹ تو یہی کہتا ہے کہ جس کی qualification زیادہ ہے اور اس کے ضمیر نے اگر گوارا کیا ہے تو BS-1 کے لئے apply کر دیا ہے۔ میرا یہ سوال ہے میرٹ کے مطابق زیادہ qualification والے کو وہ job ملنی چاہئے تھی۔ میرا یہ مؤقف ہے کہ انہوں نے applications کو خود ہی sort out کر کے ان سب کو باہر نکالا ہے اور اپنی مرضی سے لوگوں کو call کیا ہے اور اس میں سے انہوں نے بھرتی کئے ہیں۔ کیا میری یہ بات درست ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! کم سے کم قابلیت مڈل ہے اور زیادہ پر کوئی حد نہیں ہے۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ پوسٹ کی قابلیت کے لئے 60 نمبر ہیں اس کے علاوہ 15 نمبر ہائر ایجوکیشن کے ہیں حافظ قرآن اور پوزیشن ہولڈر کے پانچ نمبر ہیں اور انٹرویو کے 20 نمبر ہیں۔ جانچ پڑتال کے وقت اس کی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے اسے call نہیں کیا ہوگا لیکن یہ بھرتی شفاف طریقے سے ہوئی ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جس کی عمر زیادہ ہو وہ تو apply ہی نہیں کر سکتا۔ ہم جو سوال پوچھ رہے ہیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب نہیں دے رہے۔ ہاؤس جو چیز پوچھتا ہے اس کا relevant جواب دینا چاہئے۔ یہ ہمارا حق ہے اور ہم ان سے پوچھ سکتے ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کی عمر

زیادہ ہو گی - اگر کسی پوسٹ کے لئے کوئی فرد درخواست move کرتا ہے اگر اس کی basic requirements پوری نہ ہوں تو محکمہ اسے entertain ہی نہیں کرتا اور وہ اس لسٹ میں آتا ہی نہیں جس لسٹ سے انہوں نے افراد کو نکالنا ہوتا ہے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب جو جواب دے رہے ہیں یہ سوال تو پوچھا ہی نہیں گیا۔ میری گزارش ہے کہ ان سے جو پوچھا گیا ہے وہ اس کا جواب دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: انہوں نے جو پوچھا تھا اس کا جواب بتا دیا گیا ہے۔ جی محترمہ! آپ کیا کہتی ہیں؟ اسی سوال کی حد تک ضمنی سوال ہو گا اس کے علاوہ نہیں ہو گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں سب سے relevant ضمنی سوال میں ہی کیا کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ سوال کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جی، مہربانی، میرا پہلا سوال یہ ہے کہ

جناب سپیکر: ویسے تو violation ہو رہی ہے چلیں ٹھیک ہے آپ کی مرضی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا پہلا سوال یہ ہے کہ میرٹ لسٹ فراہم کرنے کے بارے میں۔۔۔

جناب سپیکر: پہلا سوال نہیں بلکہ آپ کا ایک ہی سوال ہو گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال کے اندر میرے دو جز ہو سکتے ہیں کیا مجھے اس کی بھی اجازت نہیں ہے؟ اگر جناب کو ناگوار گزر رہا ہے تو میں بیٹھ جاتی ہوں۔

جناب سپیکر: ابھی ادھر سے ایک اور سوال آنا ہے اس لئے آپ کی طرف سے ایک ہی سوال آئے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرے دو بڑے important سوال ہیں، اگر ہم نے صرف مذاق کے لئے وقفہ سوالات کرنا ہے تو میں بیٹھ جاتی ہوں لیکن اگر واقعی اس میں کوئی authentic بات کرنی ہے تو مجھے کرنے دیں۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے بلکہ یہ میری شکایت ہے کہ میرٹ لسٹ مانگی گئی تھی اور میرٹ لسٹ کو annexure-B پر درج کیا گیا ہے میں نے پورے ڈیپارٹمنٹ سے

پتا کرایا ہے لیکن وہ مجھے نہیں ملا اور مجھے میرٹ لسٹ فراہم نہیں کی گئی- لہذا اب آپ اس پر خود notice لے لیں کہ annexure-B کہاں ہے- میرا main ضمنی سوال یہ ہے کہ ---

جناب سپیکر: پہلے آپ کے اس سوال کا جواب آئے گا-

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! میرٹ لسٹ کی ساری تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرے پاس annexure موجود ہے لیکن اس میں میرٹ لسٹ کہیں نہیں ہے- میں پورا چیک کرنے اور آپ کے سیکرٹریٹ سے معلومات لینے کے بعد کہہ رہی ہوں کہ اس کے ساتھ annexure-B نہیں ہے جس میں میرٹ لسٹ فراہم کرنے کی بات کی گئی ہے-

جناب سپیکر: اس کا annexure-B کدھر ہے؟ جی، آپ کو annexure-B دے دیا گیا ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ خود چیک کر لیں-

جناب سپیکر: آپ اسے پڑھ لیں-

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری جتنی قابلیت ہے اس کے مطابق سارا پڑھ چکی ہوں لیکن annexure-B کہیں نہیں ہے-

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! مجھے یہ تفصیل فراہم کی گئی ہے-

جناب سپیکر: That is the merit list یہ انہوں نے آپ کو دی ہے- آپ اسے پڑھ لیں-

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتا دیں کہ کیا ڈومیسائل فراہم کئے بغیر کہیں ملازمت دی جا سکتی ہے؟ ملازمتوں کے حوالے سے میرے پاس جو ریکارڈ موجود ہے اس میں دس سے بارہ ایسے افراد ہیں جن کے ڈومیسائل پر not available لکھا گیا ہے- پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ کیا قوانین کے مطابق ڈومیسائل not available ہونے پر ملازمت دی جا سکتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! ڈومیسائل درخواست کے ساتھ لگے ہوئے تھے اگر نہ ملیں تو دوبارہ مہیا کر دیئے جاتے ہیں-

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): ڈومیسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے بھرتی کیا گیا ہے اگر وہ ساتھ نہ ہوں تو دوبارہ مہیا کر دیئے جاتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرے پاس لسٹ موجود ہے جس میں صائمہ یامین صاحبہ ڈرائنگ ٹیچر ہیں اس کے آگے ڈومیسائل کے خانہ میں not available لکھا گیا ہے۔ یہ میری ذاتی information نہیں ہے بلکہ محکمہ کی طرف سے دی گئی ہے اس کے بعد سحر ش بتول صاحبہ کا ڈومیسائل not available، حنا جلال صاحبہ کا ڈومیسائل not available، طاہرہ ناہید صاحبہ کا ڈومیسائل not available، محمد ہمایوں صاحب کا ڈومیسائل not available، الطاف حسین صاحب کا ڈومیسائل not available یہ ایک لمبی لسٹ ہے جس میں ان کے محکمے کی طرف سے لکھ کر بھیجا گیا ہے کہ ڈومیسائل not available، مجھے اس کا مطلب بتادیں۔

جناب سپیکر: آرام آرام سے بتادیں تاکہ ان کو بھی سمجھ آئے اور مجھے بھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! جب انہوں نے apply کیا تھا اس وقت ڈومیسائل نہیں ہوں گے لیکن اب ان کی فائلوں میں ڈومیسائل موجود ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اگر ڈومیسائل فائل میں نہ لگا ہو تو کیا وہ apply کرنے کے لئے entitled ہے۔ اگر ان کی فائلوں میں ڈومیسائل موجود ہیں تو ہمیں یہاں پر not available کیوں لکھ کر دیا گیا ہے اور وہ بغیر ڈومیسائل کے کیسے apply کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جب آپ کے پاس ان کے ڈومیسائل available ہیں تو پھر یہ کیوں لکھوایا گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! کچھ لوگوں نے ڈومیسائل بننے کے لئے دیا ہوتا ہے اور وہ Affidavit دے کر apply کرتے ہیں اور انٹرویو کے موقع پر ڈومیسائل پیش کر دیئے جاتے ہیں۔ سب کی فائلوں میں ان کے ڈومیسائل موجود ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سرکاری ملازمت کے لئے without Domicile apply بھی نہیں کیا جا سکتا اور میں یہی ثابت کرنا چاہتی تھی کہ جن کے ساتھ ڈومیسائل not available

لکھے گئے ہیں یہ total وہ لوگ ہیں جنہیں تمام میرٹ کو بالائے طاق رکھ کر سفارش پر بھرتی کیا گیا ہے اور یہ ایک نام نہیں ہے بلکہ اس لسٹ میں بے تحاشا ہیں آپ خود چیک کر لیں۔ میں نے یہی پوچھا ہے کہ پالیسی کیا ہے، کیا ڈومیسائل ساتھ لگائے بغیر apply کیا جا سکتا ہے؟ یہاں صرف apply نہیں کیا گیا بلکہ نوکری دی گئی ہے۔یہ سب ٹیچر بھرتی کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! جن کے ڈومیسائل نہیں ہوتے انہیں consider نہیں کیا جاتا۔ درخواست دیتے وقت کچھ درخواست گزاروں نے ڈومیسائل بننے دیئے ہوتے ہیں وہ اس کی رسید یا اس کا Affidavit دے دیتے ہیں کہ میں اپنا ڈومیسائل فلاں تاریخ تک پیش کر دوں گا لیکن اگر وہ انٹرویو کے وقت ڈومیسائل پیش نہ کریں تو انہیں consider نہیں کیا جاتا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ list of employees who have been appointed in LDA یہ appoint کئے جا چکے ہیں اور appoint کئے جانے کے بعد ان کے ساتھ ڈومیسائل نہیں ہے۔ میں گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ یہ معاملہ اتنا سادہ نہیں ہے جیسے پارلیمانی سیکرٹری صاحب اتنا سادہ بنا کر پیش کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کے ڈومیسائل نہیں تھے اور انہیں بغیر ڈومیسائل apply کرنے دیا گیا اور اس کے بعد نوکریاں دی گئیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس بارے میں مفصل رپورٹ لیں اگر کسی نے یہ غلط لکھا ہے تو اس کے خلاف آپ خود action کریں اور پھر اس ہاؤس کو بتائیں۔

چودھری احسان الحق نولاٹیا: جناب سپیکر! اس انکوائری کے لئے کوئی time frame دے دیں۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے آپ کو floor نہیں دیا۔ آپ کیا کرتے ہیں؟ ان کو بات کرنے دیں اور ان کی بات سنیں۔ آپ اپنی بات بعد میں کریں گے ابھی آپ کو اجازت نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے ثابت کر دیا ہے کہ ڈومیسائل کے بغیر یہ بھرتی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: اگر بغیر ڈومیسائل کے ہوں گے تو اس کا notice لیا جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! اصل بات یہ ہے کہ ---

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، Order in the House, No sir, آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! ہم ایوان میں کوئی غلط مواد پیش نہیں کرنا چاہتے دراصل اصل بات یہ ہے کہ جب انہوں نے درخواستیں دیں تو اس وقت انہوں نے ڈومیسائل پیش نہیں کئے تھے بلکہ رسیدیں پیش کی تھیں یا پھر Affidavit پیش کیا تھا کہ انہوں نے ڈومیسائل بننے کے لئے دیئے ہوئے ہیں لیکن وہ انٹرویو کے موقع پر Affidavit ساتھ لے کر آئے تھے اور جنہوں نے نہیں دیا وہ consider نہیں کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے آپ کا فیصلہ چاہئے۔ جن employees کو بھرتی کر دیا گیا ہے مجھے ان کی لسٹ دی گئی ہے اور بھرتی کئے جانے کے بعد اس لسٹ کے اندر لکھا ہے کہ ان کے ڈومیسائل available نہیں ہیں۔ اس کا مطلب کیا ہے؟ یہ کہہ رہے ہیں کہ انٹرویو کے دوران ان کے ڈومیسائل آ گئے لیکن appointment کے بعد جو جواب دیا گیا ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ ڈومیسائل available نہیں۔ میری استدعا ہے کہ اس بارے میں آپ فیصلہ فرمادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! میں معزز ممبر اسمبلی کو ان تمام لوگوں کے ڈومیسائل دکھا سکتا ہوں کیونکہ ان تمام لوگوں کے ڈومیسائل ریکارڈ کی فائل میں موجود ہیں۔ معزز ممبر اگر ان کو دیکھنا چاہتی ہیں تو یہ میرے ساتھ میٹنگ کر لیں میں ان کو دکھا دوں گا اور اگر فرماتی ہیں تو میں یہ ہاؤس میں بھی پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: مستقبل میں جو بھی information اس ہاؤس میں مہیا کی جائے گی وہ up-to-date and correct ہونی چاہئے۔ آپ اس معاملے کی مکمل انکوائری کرائیں کہ ہاؤس میں یہ incorrect information کیوں مہیا کی گئی اور اس کی رپورٹ ہاؤس میں پیش کی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں اس پر ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: گوندل صاحب! جن کا سوال ہے پہلے ان کو ضمنی سوال کر لینے دیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! یہ ہاؤس کی property ہے اور کوئی بھی ممبر اس پر ضمنی سوال پوچھ سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ہاؤس کی property ایسے نہیں ہوتی۔ جنہوں نے محنت کر کے سوال دیا ہے پہلے ان کو بات کرنے دیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی Business Advisory Committee میں جو فیصلہ ہوا ہے اس پر بھی عمل کر لیا کریں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! یہ بھرتیاں merit پر ہوئی ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو ہاؤس میں embarrassment feel ہو رہی ہے۔ میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ merit کہاں بنتے ہیں؟ یہ merit سیکرٹریوں کی میزوں کے نیچے بنتے ہیں یعنی سیکرٹری کا جو دل چاہتا ہے وہی merit بنتا ہے۔

جناب سپیکر: حضرت! آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں۔ یہ باتیں آپ اپنی پارٹی میں بیٹھ کر کیا کریں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم نے ساری بھرتیاں merit کے مطابق کی ہیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میں آپ کو اس کا ریکارڈ پیش کر سکتا ہوں۔ محکمہ کے سیکرٹری کی اپنی مرضی چلتی ہے اگر وہ لاہور کے ڈومیسائل والے کو سیٹ دینا چاہتا ہے تو اسے دے دیتا ہے اور اگر شیخوپورہ کا ڈومیسائل رکھنے والے کو دینا چاہے تو وہ ایسا کر لیتا ہے۔

جناب سپیکر: اگر merit سے ہٹ کر کہیں پر کوئی بھرتی ہوئی ہے تو اس کے خلاف action لیا جائے گا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! معزز ممبر سچ بول رہے ہیں لہذا ان کو سچ بولنے دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! جب سے میاں محمد شہباز شریف صاحب پنجاب کے وزیر اعلیٰ بنے ہیں اُس وقت سے لے کر آج تک کوئی بھی بھرتی merit سے ہٹ کر نہیں ہوئی۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے merit سے ہٹ کر ایک سپاہی بھرتی ہونے پر وہاں کے ایس۔پی کو بھی نوکری سے نکال دیا تھا۔ یہ تمام بھرتیاں merit پر ہوئی ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنے کا موقع عنایت فرمادیں۔

جناب سپیکر: گوندل صاحب! آپ کا ضمنی سوال ہوگا تو پھر میں سنوں گا اگر ادھر اُدھر کی بات ہوگی تو پھر میں نہیں سنوں گا۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال ہی پوچھوں گا ویسے آپ کتنے ممبران کے ساتھ conditionality attach کرتے ہیں کہ ضمنی سوال ہوگا تو پھر بولنے دوں گا، یہ قدغن آپ صرف مجھ پر ہی کیوں لگا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ نے کیا فرمایا ہے؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! کیا اس سے پہلے بھی آپ نے کسی ممبر کے ساتھ ایسی conditionality attach کی ہے کہ ضمنی سوال ہوگا تو تب آپ کی بات سنوں گا؟ اگر آپ مجھ سے ناراض ہیں تو ویسے بتا دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہاں ناراضگی کی بات نہیں ہے۔ میں نے صرف یہ کہا ہے کہ آپ اس وقت صرف ضمنی سوال پوچھ سکتے ہیں کیونکہ وقفہ سوالات ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! آپ میرا ریکارڈ دیکھ لیں کہ میں کبھی بھی irrelevant نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال پوچھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! حکومتی بنچوں سے ایک معزز ممبر نے یہ prove کیا ہے کہ یہ بھرتیاں under the table ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: گوندل صاحب! میں نے اس حوالے سے پہلے ہی ہدایات دے دی ہیں۔ تشریف رکھیں۔ اب اگلے سوال کو take up کرتے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! اس طرح تو پھر ہاؤس نہیں چلنے لگا، آپ پھر سارجنٹ کو بلا کر مجھے ہاؤس سے باہر نکال دیں۔

جناب سپیکر: آپ مجھے pressurize نہ کریں۔ آپ کا یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں ورنہ میں ہاؤس سے walkout کر جاؤں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نوید انجم صاحب کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: سوال نمبر 3000۔

جناب سپیکر: کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب محمد نوید انجم: پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب پڑھ دیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! آپ منسٹر صاحب کو favour دے رہے ہیں اور مجھے بات کرنے کا موقع نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر: گوندل صاحب! میں بار بار آپ سے کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ کا ضمنی سوال ہوتا تو میں ضرور آپ کو سنتا۔ آپ ہر بات میں سیاست شروع کر دیتے ہیں اگر آپ ضمنی سوال کریں گے تو پھر میں ان سے جواب لوں گا۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! آپ مجھے ضمنی سوال تو کرنے ہی نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: کیوں نہیں کرنے دے رہا؟ میں تو کہہ رہا ہوں کہ اگر ضمنی سوال کرنا ہے تو کریں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! آپ حکومت کو cover دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اب بس کریں اور مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ آپ مجھے مجبور نہ کریں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: اگر آپ کو پسند نہیں تو مجھے ہاؤس سے نکال دیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ میں ایسا نہیں کرتا۔ نوید انجم صاحب! یہ جواب کافی لمبا ہے اور اس کو پڑھنے سے ہاؤس کا وقت ضائع ہوگا اگر آپ اس پر کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو وہ کر لیں۔

جناب محمد نوید انجم: چلیں، ٹھیک ہے رہنے دیں۔ میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

سبزہ زار لاہور۔مالکان اراضی کے مختص شدہ پلاٹس سے متعلقہ تفصیلات

*3000: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھگیاں ناگراں فیز-II لاہور کی اراضی کو ایل ڈی اے کی سکیم سبزہ زار میں شامل کیا گیا تھا اگر ہاں تو اس موضع کی کتنی اراضی اور کس کس کی اراضی کو شامل کیا گیا تھا، ان کے نام اور اراضی کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس پرائیویٹ اراضی کے مالکان کو حکومت نے اس سکیم میں پلاٹ اور کچھ رقم بھی دینے کا معاہدہ کیا تھا اگر ہاں تو اس معاہدہ نامہ کی نقل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس اراضی کے مالکان کو ایل ڈی اے کی طرف سے سبزہ زار میں متبادل پلاٹ ایلوکیٹ کر دیئے تھے اگر ہاں تو ایلوکیٹ کئے گئے پلاٹوں کے نمبر اور الاٹی کا نام و پتا بتائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایلوکیٹ کردہ پلاٹوں کا قبضہ ابھی تک اصل مالکان کو نہیں ملا، جن پلاٹوں کو ایلوکیٹ کیا گیا وہ پہلے ہی دوسرے ناموں سے الاٹ ہو چکے تھے اور ان پر باقاعدہ تعمیر بھی ہو چکی تھی؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جن ایلوکیٹ کردہ پلاٹوں پر تعمیرات پہلے سے ہو چکی ہیں ان کے مالکان کو متبادل استحقاق کے مطابق پلاٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):

(الف) یہ درست ہے کہ موضع جھگیاں ناگرا کی اراضی بروئے نوٹیفکیشن نمبر LAC/9699 مورخہ 14-06-1981 پنجاب گزٹ میں شامل شدہ مورخہ 06-07-1981 کے تحت کل رقبہ تعدادی 4689 کنال 18 مرلے پر آمدہ سبزہ زار سکیم ہوا تھا جس میں رقبہ تعدادی 4353 کنال 9 مرلے کا ایوارڈ کلکٹر حصول اراضی لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور نے مورخہ 11-02-1984 کو بنام مالکان/ایوارڈیان سنایا تھا اور ایوارڈ شدہ رقبہ کا قبضہ خالی کی صورت میں مورخہ 19/20-07-1981 کو حوالہ ناظم جائیداد لاہور ترقیاتی ادارہ، لاہور کیا گیا اور بقایا رقبہ تعدادی 336 کنال 9 مرلے باوجہ ملکیتی سنٹرل گورنمنٹ اور حکم امتناعی وغیرہ ایوارڈ

سنایا گیا اور نہ ہی قبضہ کارروائی قطعہ بحق ناظم جائیداد شعبہ اسٹیٹ ایل ڈی اے ہوئی۔ تفصیل مالکان / ایوارڈیان فرداً فرداً تیار کر کے شامل کر دی گئی ہے۔

(ب) اس حد تک درست ہے کہ مطابق پالیسی مالکان اراضی / ایوارڈیان جس کی ملکیت اراضی دس مرلے سے لے کر جس قدر بھی ہوئی ان کو 30 فیصد ایگزیمپشن بصورت پلاٹ شعبہ لینڈ ڈیپارٹمنٹ ایل ڈی اے مہیا کرنے کی پابند ہے اور 70 فیصد اراضی کا معاوضہ بحساب 103.30 روپے فی مرلہ بوقت وصولی ڈویلپمنٹ چارجز منہا کئے جائیں گے۔ نقد معاوضہ نہیں دیا جائے گا۔ مگر جن مالکان / ایوارڈیان کا ملکیتی رقبہ دس مرلہ سے کم ہے ان کو صرف معاوضہ نقد بحساب 103.30 روپے فی مرلہ دیا جائے گا جو کہ شعبہ فنانس ایل ڈی اے لاہور ادا کرنے کا پابند ہے۔ کلکٹر حصول اراضی ترقیاتی ادارہ لاہور کے پاس کوئی فنڈ موجود نہ ہیں۔ کاپی ایوارڈ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جن مالکان کا رقبہ موضع جھگیاں ناگراں زیر آمدہ فیز۔II میں شامل کیا گیا ہے اور ان کو جو جو پلاٹ ایلوکیٹ کئے گئے ہیں ان کی فہرست تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ بعض مالکان جن کی تعداد 60 ہے کو ابھی تک ان کے ایلوکیٹ کردہ پلاٹوں کا قبضہ محکمانہ واجب الادا بقایاجات جمع نہ کروانے کی وجہ سے نہ دیا گیا ہے۔ ان کی فہرست تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم ایسے مالکان جن کے پلاٹ ڈوپلیکیٹ ہو چکے تھے ان پر تعمیر بھی ہو چکی تھی ان مالکان کو متبادل پلاٹ ایلوکیٹ کر دیئے ہوئے ہیں ماسوائے پلاٹ نمبر 513 بلاک ایم سبزہ زار سکیم جس پر ناجائز تعمیر ہو چکی تھی بحق سرکار ضبط کر لیا گیا ہے اور پلاٹ نمبر 60 بلاک پی جو کہ ڈوپلیکیٹ ہوا ہے کے متبادل ایلوکیٹ کرنے کے لئے اتھارٹی سے منظوری کے لئے ارسال ہے اور اسی طرح 513 بلاک ایم کے متبادل پلاٹ ایلوکیٹ ہونا ہے۔

(ہ) جواب جز (د) میں دے دیا گیا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں اس پر ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! جواب کے مطابق جز (الف) کے اندر یہ لکھا گیا ہے کہ "ایوارڈ شدہ رقبہ کا قبضہ خالی کی صورت میں 1981 میں لے لیا گیا تھا" یعنی مالکان سے ایل ڈی اے نے یہ قبضہ لے لیا۔ اس کے بعد آگے جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ "70 فیصد اراضی کا معاوضہ بحساب

103.30 روپے فی مرلہ بوقت وصولی Development Charges منہا کئے جائیں گے۔نقد معاوضہ نہیں دیا جائے گا مگر جن مالکان کا ملکیتی رقبہ دس مرلے سے کم ہے ان کو صرف معاوضہ نقد بحساب 103.30 روپے فی مرلہ دیا جائے گا" اس کا مطلب یہ ہے کہ 1981 سے لے کر آج تک ان کو معاوضہ نہیں دیا گیا، کیا یہ صحیح ہے اگر نہیں دیا گیا تو یہ ادارہ کب تک ان مالکان کو معاوضہ دینے کا وعدہ کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! موضع جھگیاں ناگرا میں جن لوگوں سے یہ جگہ لی گئی، وہاں جن لوگوں کی جگہ 10 مرلے سے زیادہ تھی ان کو 30 فیصد exemption بصورت پلاٹ دی گئی ہے اور باقی 103.30 روپے فی مرلہ کے حساب سے Development Charges نکال کر ان کو ادائیگی کی گئی ہے لیکن ان لوگوں کو ادائیگی کی گئی ہے کہ جنہوں نے apply کیا ہے۔اسی طرح جن مالکان کی جگہ دس مرلے سے کم تھی ان کو 103.30 روپے فی مرلہ کے حساب سے معاوضہ دیا گیا ہے۔ جن لوگوں نے apply کیا ہے ان کو معاوضہ ساتھ ساتھ دیا جا رہا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ابھی کہا ہے کہ معاوضہ دے دیا گیا ہے جبکہ جواب کے اندر لکھا ہوا ہے کہ معاوضہ دیا جائے گا تو کون سا جواب صحیح ہے؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ دیا جا رہا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ کس تاریخ تک یہ معاوضہ مکمل طور پر ادا کر دیا جائے گا؟ یہ کام 1981 سے چل رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! اس جگہ موضع جھگیاں ناگرا میں اگر رانا صاحب کی جگہ ہو اور ان کو رقم کی ضرورت نہ ہو، یہ apply ہی نہ کریں تو پھر محکمہ خود تو رقم نہیں دے گا۔ اگر کوئی شخص apply کرتا ہے تو اُس کو معاوضہ دے دیا جاتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! کیا پارلیمانی سیکرٹری یہ بتا سکتے ہیں کہ آج تک کن لوگوں نے apply کیا ہے اور کن لوگوں نے apply نہیں کیا؟ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جواب وزیر موصوف کی طرف سے آ رہا ہے جس کا پارلیمانی سیکرٹری جواب دے رہے ہیں اور محکمہ کہہ رہا ہے کہ

103.30 روپے فی مرلہ معاوضہ دیا جائے گا جو کہ شعبہ فنانس، ایل ڈی اے، لاہور ادا کرنے کا پابند ہے۔ یہ شعبہ فنانس کس کے ماتحت ہے؟ اس سوال کے جواب کا اگلا فقرہ ہے کہ کلکٹر حصول اراضی ترقیاتی ادارہ لاہور کے پاس کوئی فنڈ موجود نہ ہیں۔ آپ ایک ذیلی ادارہ کے بارے میں لکھ کر دے رہے ہیں کہ وہ رقم ادا کرنے کا پابند ہے، تو آپ کس چیز کے پابند ہیں، وزارت کس چیز کی پابند ہے اور محکمہ کس چیز کا پابند ہے؟

جناب سپیکر: ناگرا صاحب! آپ نے اس سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ فنڈز موجود نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! محکمہ فنانس کے پاس فنڈز موجود ہیں۔ جن لوگوں نے apply کیا ہے اُن لوگوں کو پیسے دیئے جا رہے ہیں۔ ابھی تک جن لوگوں نے apply نہیں کیا اُن سے ہم نے کہا ہے وہ apply کریں تو اُن کو معاوضہ دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ کوئی ایسا کیس لے کر آئیں جنہوں نے apply کیا ہو اور انہیں payment نہ ہوئی ہو؟ جی، ناگرا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! شعبہ فنانس ایل ڈی اے کے ماتحت ہے۔ آج تک کسی نے apply ہی نہیں کیا۔ میرے معزز ممبر کا یہ fresh question بنتا ہے اگر یہ چاہتے ہیں کہ جن لوگوں نے apply کیا ہے اور جن لوگوں نے apply نہیں کیا تو ان کی لسٹ بھی فراہم کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ سیمل کامران!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! شکریہ۔ جز (د) کے جواب میں محکمہ نے یہ بتایا ہے کہ 60 ایسے مالکان ہیں جن کی طرف سے محکمانہ واجبات ادا نہ کرنے کی وجہ سے ان کو الاٹ کردہ پلاٹس کا قبضہ نہیں دیا گیا۔ محکمہ نے ایسی کیا efforts کی ہیں کہ یہ اپنے واجبات ادا کریں اور ان کو قبضہ دے دیا جائے؟ اسی طرح انہوں نے آگے یہ لکھا ہے کہ duplicate plot ,7-B کا متبادل الاٹ کرنے کے لئے اتھارٹی سے منظوری کے لئے سمری ارسال کی اور اسی طرح 513-M کا متبادل پلاٹ allocate ہونا ہے۔ یہ سوال 3- مارچ 2009 کو پوچھا گیا تھا اور اس کا جواب 12- ستمبر 2011 کو آیا ہے یعنی 2 سال اور 6 ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک سمری ارسال کی ہوئی ہے۔ اگر کسی کو duplicate plot allot ہوا ہے تو اس میں

پلاٹ لینے والا قصوروار نہیں ہے بلکہ جس اتھارٹی نے ایسا پلاٹ الاٹ کیا ہے اُس اتھارٹی کا قصور ہے تو لوگوں کو کیوں خوار کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، ناگرا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! جس وقت اس سوال کا جواب دیا گیا تھا تب تک ان 60 الاٹیوں نے اپنے واجبات جمع نہیں کروائے تھے لیکن آج تک ان کی طرف سے تمام واجبات جمع کروا دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! جو duplicate plot allot ہوئے تھے جن کا تعدادی رقبہ 105 مربع میٹر تھا یہ ایک ہی فائل کے نمبر 1394 کے تحت دوبارہ allocate ہو گئے ہیں۔ ان کے متبادل ان کو 440 بلاک بی میں پلاٹ الاٹ کر دیا گیا ہے اور یہ آج تک کی latest position ہے۔

جناب سپیکر: Next question محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4027 ہے۔

سال 2009، جنریٹر خریدنے کی تفصیلات

*4027: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) واسا لاہور نے سال 2009 کے مون سون کے موسم کے لئے کل کتنے جنریٹرز خریدے؟

(ب) واسا نے کل کتنی رقم کے مذکورہ جنریٹرز خریدے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ واسا نے جاپانی ساختہ 1000KV کے ایک جنریٹر کی قیمت ایک کروڑ 25 لاکھ روپے ادا کی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):

(الف) واسا لاہور نے سال 2009 کے لئے پنجاب حکومت کی منظوری سے کل 140 جنریٹرز خریدے ہیں۔

(ب) واسا نے مختلف استعداد کے مندرجہ ذیل جنریٹرز خریدے ہیں:-

Capacity	Quantity	Amount (Rs.)
1000 KVA	6 Nos.	78702750.00
500 KVA	11 Nos.	65904520.00

300 KVA	55 Nos.	200535500.00
200 KVA	68 Nos.	209130600.00
Total	140 Nos.	Rs. 55,42,73,370/-

(ج) واسا نے جاپانی ساختہ KVA 1000 کے چھ جنریٹرز خریدے ہیں جو بڑے پمپنگ سٹیشنز پر لگائے ہیں، فی جنریٹر قیمت -/1,31,50,000 روپے ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ کی طرف سے کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو جنریٹر خریدے گئے ہیں اُن کی Purchase Committee میں کون کون ممبران تھے اور کس کی اتھارٹی سے ان جنریٹرز کو خریدنے کا فیصلہ کیا گیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، ناگرا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! 2009 میں یہ 140 جنریٹر خریدے گئے تھے۔ ان جنریٹروں کی خریداری کے لئے پہلی دفعہ ٹینڈر 08-06-27 کو کھولے گئے تھے جو "نوائے وقت" اور "جنگ" میں شائع ہوئے۔ KV 1000 کے ٹینڈر الاٹ ہو گئے اور باقی ماندہ ٹینڈر ریٹ زیادہ ہونے کی وجہ سے دوبارہ طلب کئے گئے۔ 29-10-2008 کو ٹینڈر کھولے گئے اور کم سے کم ریٹ پر الاٹ کئے گئے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں نے اخباروں کے نام نہیں پوچھے تھے بلکہ میں نے Purchase Committee کے ممبران کے نام پوچھے تھے؟

جناب سپیکر: جی، ناگرا صاحب! Purchase Committee کے ممبران کے نام اگر آپ کے پاس ہیں تو وہ بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! محترمہ نے پہلے سوال میں اس طرح کی کوئی چیز نہیں پوچھی۔ اگر محترمہ چاہتی ہیں تو میں Purchase Committee میں موجود ممبران کے نام پوچھ کر بتا سکتا ہوں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: Advisory Committee میں جو فیصلے ہوئے تھے آپ اُن فیصلوں کے مطابق مہربانی فرمائیں اور اس بات کا آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی پتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ House کا کوئی ممبر ضمنی سوال نہیں پوچھ سکتا؟

جناب سپیکر: گوندل صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، ناگرا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! Purchase Committee کل تین افراد پر مشتمل تھی ان میں DMD, Director (P&S) and BMD شامل تھے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جنہوں نے سوالات جمع کروانے کے حوالے سے محنت کی ہے اُن کو priority ملے گی۔ آپ خاموشی اختیار کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جنہوں نے محنت کی ہے، ان کو priority ملے گی۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جو سوال اسمبلی میں آجاتا ہے وہ ہاؤس کی property ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ کیا آپ ہی ہاؤس کے ممبر ہیں اور وہ ممبر نہیں ہیں؟ آپ تشریف رکھیں اور مجھے ان کی بات سننے دیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو جنریٹرز خریدے گئے ہیں ان کی biding میں کتنی فرموں نے حصہ لیا تھا اور کیا وہ فرمیں Manufacture Authorities سے approved تھیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! اس کام کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا اور open tender ہوا تھا اور اس کے بعد Purchase Committee جو تین افراد پر مشتمل تھی اس نے جائزہ لے کر ایک فرم کو final کیا تھا۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اگر ہمیں سوال کرنے کا حق نہیں تو ہم ایوان سے احتجاجاً باہر جا رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف (پاکستان پیپلز پارٹی) ایوان سے باہر چلے گئے)

(معزز ممبران حزب اختلاف محترمہ ساجدہ میر اور محترمہ رفعت سلطانہ ڈار ایوان میں بیٹھی رہیں)

جناب سپیکر: جب آپ کا سوال ہو گا تو میں آپ کو بات کیوں نہیں کرنے دوں گا۔ آپ کا سوال ہی نہیں ہے، جس کا سوال ہے آپ اس کو تو بات نہیں کرنے دیتے۔ اگلا سوال بھی محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: سوال نمبر 4422۔

فیصل آباد۔ غیر قانونی پلازوں کے خلاف گرینڈ آپریشن کی تفصیلات

*4422: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے فیصل آباد میں غیر قانونی پلازوں کے خلاف گرینڈ آپریشن کرنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد میں غیر قانونی تعمیر شدہ پلازوں کا سروے بھی مکمل کر لیا گیا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ان غیر قانونی پلازوں کے خلاف کارروائی مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):

(الف) درست ہے۔

(ب) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ نے اپنے دائرہ کار میں آنے والے پلازوں کا سروے کر لیا ہے۔

(ج) ان پلازوں کے خلاف ضابطہ کی کارروائی کی جا رہی ہے اس میں اخبار میں اشتہار دینا اور مسماری کے لئے ٹھیکیداروں کی پری کوالیفکیشن بھی شامل ہے۔ ضابطہ کی کارروائی مکمل ہوتے ہی حسب ضابطہ کارروائی جلد شروع ہو جائے گی۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کا جواب 3۔ فروری 2010 کو موصول ہوا ہے اور جواب میں کہا گیا ہے کہ اخبار میں اشتہار دینا اور مسماری کے لئے ٹھیکیداروں کی پری کوالیفکیشن بھی شامل ہے۔ ضابطہ کی کارروائی مکمل ہوتے ہی حسب ضابطہ کارروائی جلد شروع ہو جائے گی۔ کیا یہ کارروائی شروع ہو چکی ہے اور اگر ہو چکی ہے تو کتنے پلازے گرائے جا چکے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! تازہ ترین صورتحال یہ ہے کہ ایف ڈی اے کے دائرہ کار میں آنے والے پلازوں کا سروے کیا گیا جن کی تعداد 7 تھی۔ مذکورہ پلازوں کے مالکان کو تعمیر ریگولر کرانے کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کرنے کے نتیجہ میں پلازوں کے مالکان نے اپنے کیس ایف ڈی اے میں جمع کرا دیئے، 5 عدد مذکورہ پلازوں کے مالکان نے کمرشل فیس بمطابق قانون جمع کرا دی ہے اور بقیہ 2 عدد کیسوں کے کمرشل چارجز کی منظوری اس سلسلہ میں بنائی گئی کمرشل کمیٹی نے دے دی ہے جس کی ریکوری کے لئے نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب غیر قانونی پلازے بن رہے ہوتے ہیں تو ذمہ دار اتھارٹی اس وقت غیر قانونی تعمیر کو کیوں نہیں روکتی اور کیا اس ذمہ دار اتھارٹی کے خلاف بھی کوئی کارروائی کی جاتی ہے اگر کی جاتی ہے تو وہ کارروائی کس طرح کی ہوتی ہے، کیا ان کی تنخواہیں روکی جاتی ہیں یا جائیدادیں ضبط کی جاتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! ہمارے ساڑھے تین سالہ دور سے پہلے کے دور میں غیر قانونی پلازے تعمیر ہوئے تھے جب سے میاں محمد شہباز شریف صاحب خادم اعلیٰ پنجاب نے اپنے منصب کا چارج سنبھالا ہے تو انہوں نے پورے پنجاب میں جو غیر قانونی پلازے تھے ان کو گرانے کا حکم دیا اور جن لوگوں نے کمرشل فیس ادا کی اور اپنے پلازے درست کئے، ان کے علاوہ کچھ ایسے پلازے بھی تھے جنہوں نے خود ہی اپنے پلازوں کو درست کر کے کمرشل فیس جمع کرا دی ہے اور کچھ غیر قانونی پلازے گرا دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ انجم صفدر!

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کچھ پلازے خود مالکان نے توڑ دیئے اور کچھ کے خلاف محکمے نے کارروائی کی ہے۔ مجھے ایک پلازے کا نام ہی بتا دیں جس کے خلاف محکمے نے کارروائی کی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! فیصل آباد میں 7 پلازوں کو غیر قانونی declare کیا گیا تھا۔ ان میں سے 5 پلازوں کے مالکان نے قانون کے مطابق اپنے پلازے درست کئے اور کمرشل فیس کی مد میں 58 لاکھ 38 ہزار 272 روپے جمع کرائے ہے۔ اس کے علاوہ ایف ڈی اے نے جناح کالونی میں ایک غیر قانونی پلازہ کو مسمار کیا ہے۔

جناب سپیکر: اب میں رانا اعجاز احمد خان، جناب عبدالوحید چودھری، سردار ملک جہانزیب وارن اور محترمہ انجم صفدر سے کہوں گا کہ واک آؤٹ کرنے والے ممبران کو منا کر واپس لائیں اور ان کو بتائیں کہ آپ کا فیصلہ ٹھیک نہیں ہے۔ اب اگلا سوال محترمہ مائزہ حمید صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: On her behalf سوال نمبر 5462۔ (معزز خاتون ممبر نے محترمہ مائزہ حمید کے ایماء پر طبع شدہ سوال نمبر دریافت کیا۔)

ضلع رحیم یار خان۔ آلودہ پانی کی تفصیلات

*5462: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان کے اکثر علاقوں میں لوگ آلودہ پانی پینے پر مجبور ہیں اور جس سے انتہائی مہلک جان لیوا بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ مسئلے پر کوئی ریسرچ کر رہی ہے کہ اس کو بطریق احسن حل کیا جا سکے، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):

(الف) ضلع رحیم یار خان کے کل گاؤں کی تعداد 1500 ہے جن میں سے تقریباً 650 گاؤں کا زیر زمین پانی کڑوا ہے اور مضر صحت ہے جس کی وجہ سے بہت سی بیماریاں پھیل رہی ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب نے پورے پنجاب میں ضلعی سطح پر پینے والے پانی کو چیک کرنے کے لئے لیبارٹریاں قائم کی ہیں جس سے لوگ استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔ حکومت پنجاب نے ضلع رحیم یار خان میں کڑوے پانی والے دیہات میں اب تک 225 واٹر سپلائی سکیمیں بنائی ہیں اور مزید رواں مالی سال میں صاف پانی پراجیکٹ کے تحت فلٹریشن پلانٹ بھی لگانے کا پروگرام ہے۔ حکومت پنجاب پورے پنجاب میں صاف پانی مہیا کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں لکھا ہوا ہے کہ ضلع رحیم یار خان کے کل گاؤں کی تعداد 1500 ہے جن میں سے تقریباً 650 گاؤں کا زیر زمین پانی کڑوا ہے۔ اسی طرح اگلے جز میں بتایا گیا ہے کہ 225 واٹر سپلائی سکیمیں بنائی ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ 225 واٹر سپلائی

سکیمیں ان 1500 گاؤں کی آبادی کو پورا اور صاف پانی مہیا نہیں کر سکتی ہوں گی۔ میں پوچھنا یہ چاہ رہی ہوں کہ حکومت کب تک 100 فیصد آبادی کو صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو انسان کی ایک بنیادی ضرورت ہے نیز جو لوگ اس کی وجہ سے بیمار ہوئے ہیں اُن کے لئے کیا کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ایک دم پانچ چھ سوال نہ کریں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! ضلع رحیم یار خان کے کل گاؤں کی تعداد 1500 ہے جن میں سے 650 ایسے گاؤں ہیں جہاں پر پانی کڑوا ہے جو پینے کے قابل نہیں ہے۔ حکومت پنجاب نے ان میں سے 225 جگہ پر واٹر سپلائی سکیمیں چالو کر دی ہیں اور باقی ہر یونین کونسل میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کا منصوبہ ہنگامی بنیادوں پر جاری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد از جلد واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں گے تاکہ لوگوں کو صاف پانی مہیا کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال انجینئر قمر الاسلام راجہ صاحب کا ہے۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: سوال نمبر 5794 ہے۔

جناب سپیکر: کیا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

ایل ڈی اے ایونیو ون میں غیر قانونی رجسٹریاں کرنے کی تفصیلات

*5794: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو ون ہاؤسنگ سکیم سرکاری ملازمین کے لئے شروع کی گئی اور اس ضمن میں لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کے تحت 2003 میں Notification جاری کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ضروری Notifications کے بعد بھی محکمہ مال کا عملہ سابق مالکان کو غیر قانونی فرد ملکیت جاری کرنے اور رجسٹریاں کرنے میں مصروف رہا اور محکمہ مال کا عملہ زمین کی ملکیت ٹرانسفر کرنے کے لئے انتقال بھی درج کرتا رہا؟

(ج) اگر یہ درست ہے تو کیا محکمہ مال کے عملے نے وہ غیر قانونی رجسٹریاں اور انتقال خارج کئے اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز ذمہ دار اہلکاروں اور افسران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):

(الف) جی ہاں۔ ایل ڈی اے نے ایل ڈی اے ایونیو ون ہاؤسنگ سکیم کے نام سے سرکاری ملازمین کے لئے رہائشی سکیم کا اعلان دسمبر 2002 میں کیا۔ اس رہائشی سکیم کے لئے حصول اراضی لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کے تحت کی گئی ہے۔ اس ضمن میں Notification زیر دفعہ 4 لینڈ ایکوزیشن ایکٹ مورخہ 18۔ دسمبر 2002 کو جاری ہوا۔ جبکہ Notification زیر دفعہ 17(4) اور 6 لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 مورخہ 04-07-2003 کو جاری ہوا۔

(ب) سوال محکمہ مال کے متعلقہ ہے۔

(ج) سوال محکمہ مال کے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کے تحت جو Notifications ہوتے ہیں کیا وہ محکمہ ہاؤسنگ کرتا ہے یا کوئی اور محکمہ کرتا ہے؟

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہاں پر صحافیوں نے بھی واک آؤٹ کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: وہ بیٹھے ہوئے ہیں اور واک آؤٹ کے لئے نہیں گئے۔ وہ کھانے پینے کے لئے یا کسی اور مقصد کے لئے گئے ہوں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنا سوال دوبارہ کر دیں۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 جس کے تحت زمین acquire کی جاتی ہے اور اُس کا Notification کیا جاتا ہے۔ بتایا جائے کہ Notification کون سا محکمہ کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! 1894 ایکٹ حکومت پنجاب سے متعلقہ ہے۔ یہ محکمہ ہاؤسنگ پر applicable ہے اور اس کے مطابق محکمہ ہاؤسنگ Notification کرتا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انجینئر صاحب!

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ کیا لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 محکمہ ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم کرنے
کے بعد ایوان میں تشریف لائے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! 1894 ایکٹ حکومت پنجاب سے متعلقہ ہے۔ یہ محکمہ ہاؤسنگ پر applicable ہے اور اسی کے ہی under آتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اپوزیشن والوں کو ہاؤس میں آنے پر welcome کرتا ہوں۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! جس بات پر ناراضگی ہوئی تھی کیا آپ اُس پر بات کرنے کا موقع دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ سوالات ختم ہو لینے دیں اُس کے بعد میں سب کو floor دیتا ہوں۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں نے ruling پر بھی بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بھی law ہے کہ یہاں پر ruling discuss نہیں ہو سکتی۔ آپ میرے چیمبر میں آئیے گا وہاں پر ہم بات کریں گے۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ بعد میں مجھے ٹائم دے دیجئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔ وقفہ سوالات کے بعد ٹائم دوں گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! وقفہ سوالات کے بعد مجھے بھی ٹائم دیجئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں بالکل ٹائم دوں گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: میرا نام لکھ لیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر لوں گا۔ آپ بے فکر ہو جائیں۔ جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! جب سے میں بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا ممبر ہوں اُس وقت سے کوئی ایسا فیصلہ ہوا اور نہ ہی میرے علم میں ہے کہ اگر اپوزیشن کی طرف سے سوال کیا گیا ہے تو اُس پر حکومتی بنچوں کا کوئی ممبر ضمنی سوال نہیں کر سکتا اور حکومتی بنچوں کی طرف سے کئے گئے سوال پر اپوزیشن والے سوال نہیں کر سکتے۔ سوال ہاؤس کی property ہوتا ہے۔ اگر ماضی میں ایسا کوئی فیصلہ ہوا ہے جو میرے علم میں نہ ہے تو پھر اس کو کل ہی بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں review کیا جائے۔ اسی طرح میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 55 کروڑ روپے کے جنریٹر ایک سال میں خریدے گئے ہیں لیکن اُس کے باوجود لاہور اس سال بھی پانی میں ڈوبا اور پچھلے سال بھی ڈوبا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! ابھی اگلا سوال آ چکا ہے۔ میں آپ کو بعد میں پوائنٹ آف آرڈر دوں گا آپ اُس پر بات کر لیجئے گا۔ No cross talk please جی، انجینئر صاحب!

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! اس سوال کے تین جز تھے۔ میں نے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے سوال کیا تھا کہ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کے تحت کیا محکمہ ہاؤسنگ Notification کرتا ہے یا محکمہ مال کرتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا آپ کو سوال کی سمجھ آئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! یہ دہرا دیں۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میں پانچویں دفعہ یہ سوال پوچھ رہا ہوں کہ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کے تحت Notification محکمہ ہاؤسنگ کرتا ہے یا محکمہ مال کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! 1894 لینڈ ایکوزیشن ایکٹ کے تحت LAC بطور نمائندہ حکومت پنجاب ہوتا ہے اور LDA ایونیو ون میں بھی 1894 کے ایکٹ کے تحت LAC نے ہی لینڈ ایکوزیشن کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! بنیادی طور پر لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 ایک ایکٹ ہے جس کے تحت محکمے ہی notify کرتے ہیں۔ یہ ایک general law ہے جس کو محکمے اپنے اپنے حساب سے implement کرتے ہیں۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! اُس law کے تحت جو لینڈ ایکوزیشن ہوتی ہے اسے محکمہ مال notify کرتا ہے لیکن اس سوال کے پہلے جز کا جواب دے دیا گیا ہے کہ یہ 1894 کے ایکٹ کے تحت واقعی لینڈ ایکوزیشن کی گئی ہے۔ باقی دو جز میں یہ کہہ دیا گیا ہے کہ یہ سوال محکمہ مال سے متعلقہ ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس طرح سوال کا on the floor of the House جواب آنا درست ہے، یہ کس کی ذمہ داری ہے کہ ایک جز کا جواب دے دیا گیا ہے اور باقی دو جز میں یہ کہہ دیا گیا ہے کہ یہ محکمہ مال کے متعلق ہے۔ حالانکہ پہلے جز کا جواب بھی محکمہ مال سے متعلقہ ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا on the floor of the House جواب دینا collective ذمہ داری نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! محکمہ مال تب ہی کام کرتا ہے جب محکمہ ہاؤسنگ request کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! دوسرے دو جز کے جواب نہیں آئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بات وہ صحیح کر رہے ہیں کہ آپ کا سوال محکمہ مال سے متعلقہ ہے۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! سوال ٹرانسفر ہو جانا چاہئے تھا کیونکہ سوال کا پہلا جز بھی محکمہ مال کے متعلق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں محکمے والے محکمہ مال سے جواب پوچھ کر دے سکتے تھے لہذا محکمہ کو تھوڑی سی محنت کر لینی چاہئے تھی۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! پہلے ہی اس کا جواب ڈیڑھ سال بعد آیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ناگرا صاحب نے کہا ہے کہ وہ صرف valuation کی حد تک ہے جبکہ ایکوزیشن public interest میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ اب اگلے سوال کی طرف چلتے ہیں۔ اگلا سوال بھی انجینئر قمرالاسلام راجہ صاحب کا ہی ہے۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: سوال نمبر 5937 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

لاہور۔ پرائیویٹ سکولوں کی کمرشلائزیشن فیس کی تفصیلات

*5937: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے لاہور نے پرائیویٹ سکولوں کی کمرشلائزیشن فیس میں بھاری اضافہ کر دیا ہے؟

(ب) ایل ڈی اے سال 2008 تک کتنے فیصد کمرشلائزیشن فیس وصول کرتا رہا ہے اور سال 2009-10 میں کتنے فیصد کمرشلائزیشن فیس وصول کی جا رہی ہے۔ آنے والے سالوں کے لئے یہ فیس کس تناسب سے وصول کرنے کا پروگرام ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا):

(الف) پرائیویٹ سکولوں کی کمرشلائزیشن فیس پراپرٹی کے ڈی سی ریٹس پر منحصر ہے اس کے مطابق اس میں اضافہ کیا جاتا ہے اور ایل ڈی اے قانون کے مطابق اس میں کمی بیشی کرتا ہے۔

(ب) ایل ڈی اے سال 2008 تک تعلیم / صحت کے لئے 1.5 فیصد اور باقی ماندہ کمرشلائزیشن مقاصد کے لئے 3 فیصد فیس وصول کرتا رہا ہے۔

سال 2009-10 کے لئے تعلیم / صحت کی سہولیات کے لئے 3 فیصد جبکہ باقی ماندہ کمرشلائزیشن کے لئے عدالت کے حکم کے مطابق 6 فیصد فیس وصول کی جا رہی ہے۔ کمرشلائزیشن فیس کا معاملہ لاہور ہائیکورٹ لاہور میں زیر سماعت ہے جس کا حتمی فیصلہ آنے پر عدالتی احکامات کے مطابق کمرشلائزیشن فیس وصول کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! سوال یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے لاہور نے پرائیویٹ سکولوں کی کمرشلائزیشن فیس میں بھاری اضافہ کر دیا ہے؟ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ ڈی سی ریٹس پر منحصر ہے اور اس کے مطابق ہی اس میں اضافہ کیا جاتا ہے اور ایل ڈی اے قانون کے مطابق اس میں کمی بیشی کرتا رہتا ہے۔ جز(ب) میں جواب یہ دیا گیا ہے کہ سال 10-2009 کے لئے تعلیم اور صحت کی سہولیات کے لئے 3 فیصد جبکہ باقی ماندہ کمرشلائزیشن کے لئے عدالت کے حکم کے مطابق 6 فیصد فیس وصول کی جا رہی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ عدالت نے یہ حکم کب دیا اور اس مقدمہ کا پٹیشنر کون تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! سال 2009 کی کمرشلائزیشن پالیسی میں کمرشلائزیشن فیس میں اضافے کو لاہور ہائیکورٹ میں چیلنج کر دیا گیا تھا۔ لاہور ہائیکورٹ نے 2000-7-21 کو رٹ پٹیشن نمبر 1623/10 میں اپنے عبوری حکم نامے میں پٹیشن مدعیان سے سال 11-2010 کے لئے 6 فیصد کے حساب سے وصول کرنے کا حکم دیا۔ ڈی جی ایل ڈی اے نے 2000-10-15 کو لاہور ہائیکورٹ کے حکم نامے کی روشنی میں تمام سالانہ کمرشل جائیدادوں سے 6 فیصد کے حساب سے فیس کی وصولی کا حکم دیا لیکن محکمہ تعلیم اور صحت کے لئے 6 فیصد کی بجائے ڈی سی rate کے 20 فیصد کا 6 فیصد لیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایل ڈی اے لاہور کمرشلائزیشن کی مد میں سالانہ کتنی رقم اکٹھی کرتا ہے، کیا یہ ساری رقم سرکاری خزانے میں جمع کروا دی جاتی ہے اور اگر کوئی اس رقم کو خُورد بُرد کرتا ہے جیسا کہ عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے تو اس کے لئے کیا سزا دی جاتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو fresh question بن رہا ہے۔ آپ اس حوالے سے ایک نیا سوال جمع کروا دیں کیونکہ یہ بالکل نیا سوال ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب ظفر اقبال ناگرا): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جواب ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور۔کچا جیل روڈ کے نامکمل سیوریج لائنوں کا مسئلہ

*6093: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واٹر سپلائی پائپوں کی تبدیلی کے لئے اکھیڑی گئی کچا جیل روڈ گڑھوں میں تبدیل ہو چکی ہے؟

(ب) حکومت کب تک مذکورہ کام کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹیپا ایل ڈی اے جیل روڈ کی توسیع کا کام "Rehabilitation of Maulana Shoukat Ali Road from UBD Canal to Ferozepur Road to Chaungi Amar Sadhu (Section-III)" کے منصوبے کے تحت کر رہا ہے اور بارش کے پانی کے نکاس کے لئے سیوریج لائن بھی بچھا رہا ہے۔واسا نے واٹر سپلائی لائن سڑک کے کنارے کے ساتھ بالکل بلڈنگ لائن کے ساتھ بچھائی ہے۔ جس کے لئے کوئی روڈ کٹ نہیں کیا گیا جو کھدائی کی گئی تھی اس کی بھرائی کر دی گئی ہے کہیں کھدائی کھلی نہیں چھوڑی ہے۔

(ب) منصوبہ پر کام 25۔جنوری 2011 کو شروع کیا گیا جو کہ 25۔مئی 2011 تک مکمل کیا جائے گا۔

ضلع لاہور: پی ایچ اے کا ہیڈ کوارٹر و دیگر تفصیلات

*6478: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں پی ایچ اے کا ہیڈ کوارٹر کہاں پر واقع ہے؟

(ب) ضلع لاہور میں پی ایچ اے ڈائریکٹر جنرل کا کیا نام ہے نیز ان کا عہدہ، گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ضلع لاہور میں پی ایچ اے ڈائریکٹر جنرل کا عہدہ کتنے عرصہ کے لئے ہوتا ہے نیز اسے حکومت کی طرف سے کیا کیا مراعات حاصل ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی ایچ اے کا ہیڈ کوارٹر جیلانی پارک (ریس کورس) جیل روڈ لاہور پر واقع ہے۔

(ب) ڈائریکٹر جنرل پی ایچ اے کا نام عبدالجبار شاہین ہے۔ڈائریکٹر جنرل پی ایچ اے کا عہدہ 20 گریڈ کا ہے۔موجودہ گریڈ کا ثبوت بمطابق ایل ڈی اے قواعد و ضوابط و رولز کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں پی ایچ اے کے ڈائریکٹر جنرل کا عہدہ عموماً تین سال کا ہوتا ہے حکومت اگر چاہے تو اس کی مدت بڑھائی یا کم کی جا سکتی ہے۔سہولیات /مراعات بمطابق نوٹیفکیشن 24-02-2010 جاری کردہ گورنمنٹ پنجاب کے مطابق ہے اس کے علاوہ اور کوئی مراعات نہ ہے۔کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور۔ایل ڈی اے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6656: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں کل کتنے ملازمین اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی میں یکم جنوری 2008 سے یکم اپریل 2010 تک بھرتی ہونے والے ملازمین کے نام، عہدہ اور تاریخ تعیناتی کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دوسرے محکموں سے deputation پر بھی افسران و اہلکاران ایل ڈی اے میں تعینات ہوتے ہیں اگر ہاں تو مذکورہ عرصہ میں deputation پر تعینات ہونے والے افسران و اہلکاران کی فہرست ایوان میں پیش کی جائے نیز ایسا کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایل ڈی اے میں اس وقت کل 2217 ملازمین کام کر رہے ہیں، ان میں ریگولر ملازمین کی تعداد 1803 جبکہ کنٹریکٹ ملازمین 414 ہیں۔

(ب) ایل ڈی اے میں یکم جنوری 2008 سے لے کر یکم اپریل 2010 تک مختلف شعبوں اور مختلف سکیلز میں بھرتی ہونے والے ملازمین کی کل تعداد 271 ہے اور ان کے نام، عہدہ اور تاریخ تعیناتی کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ دوسرے محکموں سے ڈیپوٹیشن پر بھی افسران اور اہلکاران ایل ڈی اے میں تعینات ہوتے ہیں۔تاحال ڈیپوٹیشن پر جو افسران ایل ڈی اے میں کام کر رہے ہیں ان کی لسٹ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔پنجاب کے مختلف محکموں سے ڈیپوٹیشن پر افسران ایل ڈی اے اپوائنٹمنٹس اینڈ کنڈیشنز آف سروس ریگولیشنز 1978 کے تحت آتے ہیں۔ایل ڈی اے ریگولیشنز 1978 کی کاپی تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ایسا اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ قانونی تقاضے جو ایل ڈی اے ریگولیشنز 1978 میں دیئے گئے ہیں وہ پورے ہو سکیں نیز مختلف محکموں سے پیشہ وارانہ افسران کی آمد سے ایل ڈی اے کی کارکردگی بہتر بنانے میں مدد مل سکے اور عوام کی بہتر طریقے سے خدمت کی جا سکے۔

ایل ڈی اے کے متعلق آڈٹ پیروں کی تفصیلات

*6658: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یکم جنوری 2000 سے یکم اپریل 2010 تک کے عرصہ کے دورانیے کے ایل ڈی اے سے متعلق آڈٹ پیرا موجود ہیں؟

(ب) اگر آڈٹ پیراز موجود ہیں تو ان کی تعداد کیا ہے یہ کس بناء پر تیار کئے گئے ہیں، ان پیروں میں کل کتنی رقم کی بدعنوانی کی گئی ہے اور کتنی رقم recover ہو چکی ہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں۔یکم جنوری 2000 سے یکم اپریل 2010 کے عرصہ میں ایل ڈی اے Printed Draft Paras موجود ہیں۔ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) Printed Draft Paras کی کل تعداد 125 ہے ڈائریکٹر جنرل آڈٹ ورکس کے نمائندے ایل ڈی اے کے مختلف شعبہ جات کے ریکارڈ کی جانچ پڑتال کا کام سرانجام دیتے ہیں جس کے نتیجے میں ابتدائی مرحلہ میں آڈٹ انسپکشن رپورٹ مرتب کی جاتی ہے جو کہ بعد ازاں ایڈوانس پیراز میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ان ایڈوانس پیراز کو ڈائریکٹر جنرل لاہور ترقیاتی ادارہ، لاہور کی سربراہی میں قائم ڈیپارٹمنٹل اکاؤنٹس کمیٹی (DAC) میں پیش کیا جاتا ہے جس میں حسابات کی جانچ پڑتال کے بعد بھی اگر پیراز ڈراپ نہ ہوں تو اگلے مرحلہ میں proposed ڈرافٹ پیراز کی صورت اختیار کر لیتے ہیں ان پر proposed ڈرافٹ پیراز کو ایڈیشنل سیکرٹری ہاؤسنگ کی سربراہی میں قائم سپیشل ڈیپارٹمنٹل اکاؤنٹس کمیٹی (SDAC) میں جانچا جاتا ہے اور مزید پیشرفت نہ ہونے کی صورت میں Auditor General of Pakistan کی طرف سے شائع کی گئی کتاب میں پرنٹ ہو جاتے ہیں جو کہ بعد ازاں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (PAC) میں پیش کئے جاتے ہیں اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی ہدایت پر ہی ان کو یا ڈراپ کر دیا جاتا ہے یا ریکوری کے لئے directives جاری کئے جاتے ہیں۔ان 125 پرنٹڈ ڈرافٹ پیراز کی کل ریکوری تقریباً ایک ارب ننانوے کروڑ روپے بنتی ہے جس میں سے 13 لاکھ وصول کئے جا چکے ہیں جبکہ 33 کروڑ 30 لاکھ روپے کے ریکارڈ کی جانچ پڑتال کے بعد پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے اس حد تک معاملات settle کر دیئے ہیں۔

ایل ڈی اے سے منظور شدہ رہائشی سکیموں کی تعداد و تفصیل

*7276: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہاؤسنگ سکیموں کی رجسٹریشن، رجسٹرار کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لاہور میں کچھ ہاؤسنگ سکیمیں ایل ڈی اے سے منظور شدہ نہ ہیں اگر ہاں توان کی تعداد مع نام بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایل ڈی اے غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کو منظور کر سکتی ہے، اگر ہاں تو کس قانون کے تحت اور اب تک کتنی غیر قانونی سکیموں کو منظور کیا گیا ہے، یکم جنوری 2000 سے تفصیل بیان کی جائے؟

(د) کیاان غیر قانونی سکیموں کے خلاف ایل ڈی اے نے کوئی کارروائی کی ہے، اگر ہاں تو تفصیل بیان کی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سکیموں کی رجسٹریشن رجسٹرار کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کرتا ہے یہ وہ سکیمیں ہوتی ہیں۔جو لوگ مل کر سوسائٹی بناتے ہیں محکمہ رجسٹرار کوآپریٹو ہاؤسنگ ان کے معاملات جیسے پلاٹوں کی الاٹمنٹ اور سکیموں میں تکمیلی کام کے اخراجات وغیرہ کی دیکھ بھال کرتا ہے اوران میں کسی قسم کی بدعنوانی نہ ہونے دیتا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں کچھ سکیمیں ایل ڈی اے سے منظور شدہ نہ ہیں۔ ایل ڈی اے نے 2008 میں اپنے طور پر سارے ضلع لاہور کا سروے کیااوراس میں 131 سکیمیں غیر منظور شدہ پائی گئیں۔ان غیر منظور شدہ سکیموں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔تاہم ایل ڈی اے کے کنٹرولڈ ایریا میں صرف 16 عدد سکیمیں ہیں باقی سکیمیں ٹی ایم اے سے متعلقہ ہیں۔

(ج) ایل ڈی اے اپنے کنٹرولڈ ایریا جو کہ ضلع لاہور کا 30 فیصد ہے میں پرائیویٹ سکیمیں منظور کرتا ہے۔یہ سکیمیں پنجاب گورنمنٹ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز اینڈ سب ڈویژن رولز 2010 کے مطابق منظور کی جاتی ہیں۔ایل ڈی اے 2000 سے اب تک کوئی غیر قانونی سکیم منظور نہ کی ہے۔

(د) ان غیر منظور شدہ سکیموں کے بارے میں ایل ڈی اے نے بارہا اخبارات میں اشتہارات دیئے ہیں جس میں عوام الناس کو خبردار کیا گیا ہے کہ ان غیر منظور شدہ سکیموں میں پلاٹ نہ خریدیں اور نہ ہی فروخت کریں اور کسی پرائیویٹ سکیم میں پلاٹ خریدنے سے پہلے ایل ڈی اے سے تصدیق کرے مزید برآں ایل ڈی اے نے ان غیر منظور شدہ سکیموں کے

خلاف دفعہ (5)13 ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے تحت چالان مرتب کر کے جوڈیشل مجسٹریٹ ایل ڈی اے کو ارسال کئے اب تک ان میں 94 چالانوں کے فیصلے کر دیئے گئے ہیں اور جرمانے کی سزائیں دی گئی ہیں- جرمانے کی رقم -/4,80,000 روپے ہے- باقی 37 چالان ابھی زیر سماعت ہیں-

جوہر ٹاؤن لاہور- فیز I اور II کی گمشدہ فائلوں سے متعلقہ تفصیلات

*7277: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر ہاؤسنگ ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوہر ٹاؤن لاہور کے فیز- I اور- II کی کافی فائلیں ایل ڈی اے کے ریکارڈ سے غائب ہیں، اگر ہاں تو کتنی ؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان غائب ہونے والی فائلوں میں محکمہ کے عملے کا ملوث ہونے کا خدشہ ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مجاز اتھارٹی نے ان غائب ہونے والی فائلوں کی انکوائری کے لئے کوئی کمیٹی بنائی ہے، اگر ہاں تو اس کی رپورٹ موصول ہو گئی ہے، اگر نہیں تو کب تک موصول ہو جائے گی، رپورٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھی جائے ؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے کے ریکارڈ سے 1061 گمشدہ امثلا جات کی بابت مورخہ 30- جولائی 2009 کو اشتہار روزنامہ "جنگ" میں شائع کیا گیا جو کہ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے، تاہم 1061 گمشدہ امثلا جات میں سے 269 امثلا جات تلاش کی جا چکی ہیں-

(ب) عملہ کے ملوث ہونے اور ذمہ دار افراد کی نشاندہی کی غرض سے بذریعہ آفس آرڈر نمبر LDA/DC&I/3566 مورخہ 10-12-2009 ڈائریکٹر ہیڈن پراپرٹی اور ڈائریکٹر ریسرچ پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے جو کہ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ج) یہ درست ہے- تفصیل جز (ب) میں دی جا چکی ہے انکوائری کمیٹی کی رپورٹ ابھی تک مرتب نہ ہو سکی کیونکہ کمیٹی کو ہر ایک مثل کی بابت 33 اہلکاران سے پوچھ گچھ کرنا ہے تاکہ اصل

قصور واران کی نشاندہی کی جا سکے۔رپورٹ کی تکمیل اور مجاز اتھارٹی کے احکامات کے بعد کاپی فراہم کر دی جائے گی۔

لاہور۔پی ایچ اے میں کروڑوں روپے کی خورد بُرد و دیگر تفصیلات

*7347: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ایچ اے میں کروڑوں روپے خورد بُرد کرنے، advance رقم جاری کرنے اور اشیاء کی خریداری کے حوالے سے سکینڈل کے انکشاف کے بعد محکمہ انٹی کرپشن نے چیف سیکرٹری پنجاب سے پی ایچ اے کے گریڈ 19 اور 18 کے 6 سے زائد افسروں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چھ افسروں میں طاہر اعجاز ٹوانہ ڈائریکٹر پی ایچ اے، اظہر علی سلہری ڈپٹی ڈائریکٹر پی ایچ اے، سعید احمد ڈپٹی ڈائریکٹر پی ایچ اے، محمد بوٹا ڈائریکٹر پی ایچ اے اور اختر محمود ڈپٹی ڈائریکٹر کو گرفتار کرنے کی انٹی کرپشن نے حکام بالا سے اجازت طلب کی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر supplies اور labour براہ راست رقم جاری کرتے رہے اور جو کام کئے گئے ان کی تفصیل جاری نہ کی گئی اور نہ ہی مجاز اتھارٹی سے منظوری لی گئی اور ایڈوانس چیک رقم جاری کرنے سے پہلے اس میں سے ٹیکس کی کٹوتی کی گئی اور نہ ہی سرکاری خزانے میں ٹیکس جمع کرایا گیا؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ افسران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایڈوانس کے غلط استعمال کے متعلق مقدمہ نمبر 10/39 بتاریخ 22-06-2010 انٹی کرپشن میں زیر تفتیش ہے۔

(ب) مذکورہ کیس اس وقت انٹی کرپشن کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔

بعدالت جناب جسٹس اسد منیر لاہور ہائیکورٹ میں عبوری ضمانت اور مقدمہ کے اخراج کی درخواستیں زیر سماعت ہیں۔درخواست ضمانت مہر عدالت عالیہ سے فیصلہ ہونے پر ہی ان کی گرفتاری ہو سکے گی۔

(ج) ان کو مجاز اتھارٹی کی اجازت سے رقوم جاری کی گئیں اور باقاعدہ طور پر سرکاری خزانے میں ٹیکس جمع کروایا گیا ہے۔

(د) مندرجہ بالا پانچ افسران کی بذریعہ لیٹر نمبر DA/PHA/10/840 مورخہ 22-6-2010 کو ملازمت سے معطل کر دیا گیا تھا اور مقدمہ محکمہ انٹی کرپشن میں چل رہا ہے۔

سرگودھا۔پی پی 32 میں رورل واٹر سپلائی سکیموں کی تفصیلات

*7481: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2009-10 میں 25.00 ملین پیکج کے تحت حلقہ پی پی۔32 سرگودھا میں 4 رورل واٹر سپلائی سکیموں کی بحالی منظور ہوئی، ان کے لئے فنڈز منظور و طلب کر لئے گئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سال 2009-10 میں صرف ایک سکیم چک نمبر 86 جنوبی پر کام ہوا ہے اور دیگر تین سکیموں چک نمبر 31 جنوبی، چک نمبر 96 جنوبی اور چک نمبر 87 جنوبی پر کام شروع ہی نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے عوام قابل استعمال پانی کی سہولت سے محروم چلے آرہے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟

(ج) اگر حکومت ان سکیموں کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو یہ کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے بلکہ تین واٹر سپلائی سکیمز چک نمبر 86 جنوبی، چک نمبر 31 جنوبی، چک نمبر 96 جنوبی پر کام شروع کر دیا گیا ہے جبکہ چک نمبر 87 جنوبی کا کام الاٹ ہوا تھا مگر ٹھیکیدار نے کام شروع نہیں کیا اور واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 96 جنوبی پر کام اب بھی جاری ہے 30۔جون 2010 کو جو فنڈز خرچ نہ ہوئے تھے وہ lapse ہو گئے ہیں۔

(ج) یہ سکیمیں 30۔ جون 2011 تک مکمل کی جا سکتی ہیں بشرطیکہ حکومت مکمل فنڈز فراہم کر دے۔

گوجرانوالہ شہر میں واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کی تفصیلات

*7512: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر کی صرف 45 فیصد آبادی کو واٹر سپلائی کی سہولت واسا فراہم کر رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس شہر کی 45 فیصد آبادی کو جو واٹر سپلائی کیا جا رہا ہے وہ بھی مضر صحت ہے؟

(ج) کیا حکومت اس شہر کی موجودہ واٹر سپلائی کی بہتری کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر رہی ہے نیز بقیہ شہر میں واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ بھی رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) واسا گوجرانوالہ شہر میں صرف 32 فیصد آبادی کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کر رہا ہے۔

(ب) واسا کا فراہم کردہ پانی مضر صحت نہ ہے۔ واسا نے شہر میں واٹر ٹیسٹنگ لیبارٹری قائم کر دی ہے جس میں پانی کے نمونہ جات متواتر ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔

(ج) حکومت شہر میں واٹر سپلائی کی بہتری کے لئے پرانے پائپ تبدیل کر رہی ہے۔ اس سکیم کی تکمیل کے بعد صاف پانی کی فراہمی میں مزید بہتری آ جائے گی۔ فی الحال شہر کے بقیہ حصے میں واٹر سپلائی کی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔

چکوال کے لوگوں کو پانی کے حصول میں مشکلات کی تفصیلات

*8138: محترمہ فوزیہ بہرام: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چکوال اور چھوٹے شہروں میں ٹربائن کا گھریلو استعمال عام ہو گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ وجہ سے زیر زمین پانی ختم ہو جاتا ہے اور ارد گرد کے رہنے والے محلہ داروں کو پانی کے حصول کے لئے شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ مسئلے کو فوری حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے 97-1996 میں واٹر سپلائی سکیم چکوال شہر کے لئے مکمل کر کے بلدیہ کو handover کر دی تھی لہذا اس کا جواب متعلقہ ٹی ایم اے سے لیا جائے۔

(ب) پہاڑی ایریا ہونے کے ناتے خشک سیزن میں کہیں کہیں پانی کم ہو جاتا ہے۔جب بارشیں ہو جائیں تو پانی کی مقدار ٹھیک ہو جاتی ہے۔

(ج) اس کا جواب متعلقہ ٹی ایم اے سے لیا جائے۔

ایل ڈی اے کی مجموعی کارکردگی کی تفصیلات

*8237: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2010 کا آغاز ایل ڈی اے نے غیر قانونی پلازوں کے خلاف آپریشن سے کیا، مگر صرف 20 پلازے تڑوانے کے بعد سیاسی مصلحتوں پر عدالتی احکامات کو نظر انداز کر دیا گیا اور آپریشن روک دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کروڑوں روپے کی لاگت سے ہنگامی بنیادوں پر ون ونڈو سیل بنایا گیا مگر وہ ناکام ہو گیا؟

(ج) کیا وزیر اعلیٰ انسپکشن ٹیم نے ڈی جی اور بعض افسروں کے خلاف رشوت اور اختیارات سے تجاوز کے الزامات پر انکوائری شروع کی جو تا حال زیر التوا ہے، اگر ایسا ہے تو کن وجوہات کی بنا پر یہ انکوائری مکمل نہیں کی گئی؟

(د) کیا حکومت مندرجہ بالا کی روشنی میں ایل ڈی اے کو کرپشن فری عوامی خدمت کا ادارہ بنانے کے لئے کوئی مؤثر اقدامات اٹھا رہی ہے تو ایوان کو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ ایل ڈی اے نے مورخہ 04-12-2009 کو سٹے آرڈر خارج ہونے کے بعد بحکم عدالت عظمیٰ کہ محکمہ غیر قانونی ہائی رائز بلڈنگز کے خلاف کارروائی کر سکتا ہے۔12 پلازوں کی بلڈنگز / فلور جو کہ ابھی زیر تعمیر اور خلاف ورزی کے زمرے میں آتے تھے پر فوری کارروائی

کرتے ہوئے ان کو گرا دیا۔بعد ازاں مزید 40 پلازہ مالکان کو غیر قانونی تعمیر کے نوٹس دیئے گئے چونکہ یہ پلازے زیر استعمال تھے اس لئے یہ معاملہ عوام کے احتجاج کا سبب بنا اور اس ردعمل کے نتیجہ میں حکومت نے معاملہ پر غور کے لئے کمیٹیاں تشکیل دیں اور پلازہ جات کو گرانے کا عمل مؤخر کر دیا۔اب یہ معاملہ حکومت کے زیر غور ہے اور مزید کارروائی حکومت کے فیصلہ کی روشنی میں کی جائے گی۔

(ب) جی نہیں۔یہ درست نہیں ہے کہ کروڑوں روپے کی لاگت سے ہنگامی بنیادوں پر بنایا گیا ون ونڈو سیل ناکام ہو گیا۔ون ونڈو سیل کے حوالے سے تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) وزیر اعلیٰ پنجاب انسپکشن ٹیم نے ڈی جی اور بعض افسروں کے خلاف رشوت ستانی اور اختیارات سے تجاوز کے الزامات پر انکوائری مکمل کر کے موجودہ ڈی جی ،ایل ڈی اے کو بھجوائی اور ایل ڈی اے کے ملوث افسران کے خلاف محکمانہ انکوائری شروع کرنے کی ہدایت کی۔وزیر اعلیٰ پنجاب کے ان احکامات کی روشنی میں موجودہ ڈی جی ایل ڈی اے کی ہدایت پر ایل ڈی اے کے تمام ملوث افسران اور سٹاف کے خلاف محکمانہ کارروائی کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں، ایل ڈی اے کو کرپشن سے پاک عوامی خدمت کا ادارہ بنانے کے لئے کئی مؤثر اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔سال 2010 کے آغاز میں غیر قانونی پلازوں کے خلاف نہ صرف آپریشن کیا گیا بلکہ ان افسران کے خلاف انکوائری بھی شروع کی گئی ہے جن کے دور میں یہ عمارتیں غیر قانونی طور پر قائم ہوئی تھیں تاکہ مستقبل میں کوئی بھی اہلکار یہ جرأت نہ کر سکے۔ اسی طرح ون ونڈو سیل کے قیام سے نہ صرف عوام کے لئے آسانی پیدا ہوئی بلکہ مختلف کیسز میں وقت کی حدود کے تعین سے کام کی رفتار بھی بہتر ہوئی۔اس سیل کے قیام سے عوام کا اہلکاران کے پاس جانے اور رشوت سے کام کروانے کی روایت ختم ہوئی۔اس کے ساتھ ساتھ وقت مقررہ پر جو افسران عوامی کیسز کے جوابات نہ دے سکیں ان سے پوچھ گچھ اور جواب طلبی معمول بن گئی ہے، ان تمام اقدامات سے عوام کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے اور وہ بجائے ڈیلر صاحبان کے سیدھا ون ونڈو سیل پر آتے ہیں اور زمین و جائیداد کے تمام معاملات خوش اسلوبی سے حل کرواتے ہیں۔

ٹاؤن شپ لاہور۔برساتی نالے پر حفاظتی جنگلے لگانے کا معاملہ

*8238: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹاؤن شپ لاہور کے برساتی نالے کے پلوں پر لگے حفاظتی جنگلے عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹاؤن شپ کالج روڈ لاہور کا مصروف ترین روڈ ہے جنگلے نہ ہونے کی وجہ سے حادثات میں اضافہ ہو چکا ہے، کئی افراد نالے میں گرنے سے ہلاک وزخمی بھی ہو چکے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس مسئلہ پر فوری توجہ اور حفاظتی جنگلے لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹاؤن شپ لاہور کے برساتی نالے (کالج روڈ ڈرین) کے پلوں پر لگے حفاظتی جنگلے واسا نے نہیں لگائے ہیں۔مذکورہ نالے کے پلوں کو روڈ ڈیپارٹمنٹ نے بنایا ہے اور جنگلے بھی ان کی طرف سے لگائے گئے ہیں۔

(ب) درست ہے کہ ٹاؤن شپ کالج روڈ لاہور کا مصروف ترین روڈ ہے لیکن واسا نے مذکورہ نالے پر کوئی پل وغیرہ تعمیر نہیں کیا۔تاہم واسا کے پاس کسی کے ہلاک یا زخمی ہونے کی کوئی شکایت تاحال موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) واسا اس نالے پر جنگلے لگانے کا ارادہ نہیں رکھتا۔

PHATA کے ادارے کا قیام و دیگر تفصیلات

*8253: رانا محمد افضل خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) PHATA (Punjab Housing & Town Planning Agency (Attached Deptt. of Housing) کا ادارہ پنجاب میں کس قسم کے ترقیاتی کام کر رہا ہے اور آئندہ کے لئے کیا منصوبے ہیں؟

(ب) کیا یہ ذمہ داریاں موجودہ ڈویلپمنٹ کے ادارے (LDA,FDA,GDA) وغیرہ سرانجام نہیں دے سکتے ہیں؟

(ج) حکومت کی downsizing پالیسی کے مطابق کیا یہ بہتر نہیں کہ عوامی سہولت اور یکساں ڈویلپمنٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈویلپمنٹ کا کام جہاں جہاں ممکن ہو ڈویلپمنٹ اداروں کے حوالے کر دیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی تقریباً 35 سال کے عرصے میں 116 ایریا ڈویلپمنٹ اور تین مرلہ ہاؤسنگ سکیمیں مکمل کر چکا ہے جن سے تقریباً 125000 پلاٹ کم آمدنی والے افراد کو الاٹ کئے جا چکے ہیں۔اس کے علاوہ محکمہ اپنے اخراجات سے تھل منڈی ٹاؤن میں 5 سکیمیں مکمل کر چکا ہے۔ڈیپازٹ ورک پر محکمہ نے لیبر کالونیز، مسجد، مکتب سکول اور صحافیوں کے لئے راولپنڈی میں سکیم بنائی ہے۔

رواں مالی سال میں فاٹا نے 8 سکیموں پر کام شروع کیا ہے جن میں سیالکوٹ، نارووال، شیخوپورہ، جلال پور پیر والا اور وزیر اعلیٰ کے initiative کے تحت پسرور اور سیلانوالی (سرگودھا) کے لئے زمین خریدی ہے۔رینالہ خورد اور لودھراں میں حصول زمین کے لئے کیس بورڈ آف ریونیو میں زیر غور ہے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر pro-poor سکیموں کے لئے زمین کی تلاش جاری ہے۔ چشتیاں، ہارون آباد اور قصور میں زمین کی نشاندہی کی جا چکی ہے۔محکمہ ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی بغیر نفع نقصان کی بنیاد پر کم آمدنی والوں کو 75 فیصد پلاٹ 5 مرلے کے بذریعہ قرعہ اندازی الاٹ کرتا ہے اور بڑے سائز کے پلاٹ قانون کے مطابق بذریعہ نیلام عام فروخت کر دیتا ہے۔

(ب) یہ ذمہ داریاں ڈویلپمنٹ اتھارٹیز کو نہیں سونپی جا سکتی کیونکہ ڈویلپمنٹ اتھارٹیز صرف لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ، ملتان اور راولپنڈی کے اربن ایریا تک محدود ہیں جبکہ فاٹا پنجاب کے تمام اضلاع، تحصیل و سب تحصیل لیول پر کم آمدنی والے افراد کے لئے ہاؤسنگ سکیمیں بناتا ہے۔

(ج) یہ ممکن نہیں ہے۔کیونکہ فاٹا پورے پنجاب میں ایریا ڈویلپمنٹ اور تین مرلہ سکیمیں بناتا ہے جبکہ ڈویلپمنٹ اتھارٹیز بڑے شہروں تک محدود ہیں۔پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی میں پہلے 1429 ملازمین تھے جو downsizing کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے کم ہو کر 715 رہ گئے ہیں۔

لاہور۔ایونیو۔I سکیم میں بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*8302: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے نے ایونیو۔I سکیم کے تقریباً تمام الاٹیوں نے اپنے مکمل واجبات (قیمت، ترقیاتی اخراجات، اضافی ترقیاتی اخراجات) ادا کر دیئے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا ایل ڈی اے حکام نے اضافی ترقیاتی اخراجات، اس لئے نہیں لئے تھے کہ سکیم کا ترقیاتی کام ایک نہایت تجربہ کار ادارے کے ذریعے کروایا جائے گا اور سکیم کا بجلی کا نظام زیر زمین ہو گا اور اس کی سڑکیں بھی ڈی ایچ اے لاہور کی سڑکوں کے معیار کی ہوں گی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ طویل عرصہ گزرنے کے باوجود ترقیاتی کام مکمل نہیں ہوئے اور یہ کہ بجلی کے زیر زمین نظام کی بجائے کھمبے نصب کئے جا رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت پنجاب مندرجہ بالا منصوبے میں مالی اور انتظامی بے ضابطگیوں اور اس منصوبے کی تکمیل میں تعطل پر فوری انکوائری کروا کے اس کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے کے عملی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے۔الاٹیز سے پلاٹ کی قیمت و ترقیاتی اخراجات آسان اقساط میں وصول کرنا تھے۔جن الاٹیز کے الاٹ شدہ پلاٹ litigation free area میں آئے، ان سے پلاٹ کی قیمت و ترقیاتی اخراجات وصول کئے گئے ہیں۔البتہ ان الاٹیز سے ترقیاتی اخراجات نہیں مانگے گئے جن کے الاٹ شدہ پلاٹ litigation area میں آتے ہیں جبکہ ان سے صرف پلاٹوں کی قیمت وصول کی گئی ہے۔

(ب) ایل ڈی اے ایونیو ون ہاؤسنگ سکیم میں ترقیاتی کاموں کا ٹھیکہ میسرز ایف ڈبلیو او کو دیا گیا ہے۔ ترقیاتی کاموں کے معیار کی کل وقتی نگرانی کے لئے میسرز نیسپاک کو کنسلٹینٹ مقرر کیا گیا ہے۔ایل ڈی اے ایونیو ون میں زیر زمین بجلی کے نظام کے لئے نہ تو کبھی کوئی تجویز تھی اور نہ ہی واپڈا نے زیر زمین بجلی کا نظام ڈیزائن کیا ہے۔لہذا زیر زمین بجلی کے نظام کے لئے تخمینہ جات میں کوئی رقم نہ رکھی گئی ہے۔سڑکوں کی تعمیر کا معیار کسی بھی لحاظ سے ڈی ایچ اے لاہور سے کم نہیں ہے۔

(ج) ایل ڈی اے ایونیو ون ہاؤسنگ سکیم میں litigation سے کلیئر رقبہ پر 98 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے البتہ جن رقبہ جات سے متعلق کیسز عدالتوں میں زیر سماعت ہیں ان پر کام ابھی تک شروع نہیں ہو سکا۔بجلی کے نظام کے لئے کھمبوں کی تنصیب کا کام واپڈا کو دیا گیا ہے اور واپڈا کو سکیم میں کلیئر رقبہ کی نشاندہی کر دی گئی ہے واپڈا نے بجلی کے کھمبے لگا دیئے ہیں اور مزید لگائے جا رہے ہیں اب تک بجلی کا کام 10 فیصد ہو چکا ہے۔

(د) ایل ڈی اے ایونیو ون ہاؤسنگ سکیم کے ترقیاتی کاموں میں تمام مالی اور انتظامی قوانین و ضوابط کو مدنظر رکھتے ہوئے عملدرآمد کیا گیا ہے۔اس منصوبے کو جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے عملی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کی تفصیلات

*8360: محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم پنجاب کے کون کون سے اضلاع / شہروں میں شروع کی گئی ہے؟

(ب) کیا مذکورہ سکیم ضلع فیصل آباد میں بھی بنائی گئی ہے اگر ہاں تو کہاں، کتنے رقبہ اور کتنے گھروں پر مشتمل ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ سکیم ضلع لاہور میں فیروز پور روڈ سے صرف 2.5KM کے فاصلے پر ڈیفنس فیز 10-9 کے جھرمٹ میں شروع کی گئی ہے جہاں پر ترقیاتی کام تیزی سے جاری ہیں جن کی نمایاں خصوصیات میں کشادہ سڑکیں، پارکس، سکول، کھیل کے میدان، کمرشل ایریاز اور دیگر تمام

جدید سہولیات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔اس کے علاوہ فیصل آباد، ساہیوال اور سرگودھا میں جگہ کا تعین کر لیا گیا ہے اور ماڈل ہاؤس کی تعمیر زور و شور سے جاری ہے جس کے لئے ڈویژن کی سطح پر درخواستیں مانگی گئی ہیں جس کی آخری تاریخ 15-10-2011 مختص کی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں مذکورہ ضلع فیصل آباد میں عبداللہ پور سے چند کلو میٹر کے فاصلہ پر جڑانوالہ روڈ پر زیر تعمیر ہے جہاں پر ماڈل ہاؤس کی تعمیر کا عمل تیزی سے جاری ہے اور جلد ہی تمام تکنیکی ڈیزائن مکمل کر کے پوری سکیم کے کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

یہ سکیم 654 کنال رقبے پر محیط ہے جس میں تقریباً 2300 تین مرلہ کے گھر تعمیر کئے جائیں گے۔

ایل ڈی اے ایونیو ون لاہور میں الاٹیز سے ترقیاتی اخراجات کی کٹوتی و دیگر مسائل کی تفصیلات

*8388: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایونیو ون لاہور کے الاٹیز سے تمام اقساط لینے کے بعد حکومت نے ترقیاتی اخراجات کے نام پر فی کنال۔/3,24,000 اور فی دس مرلہ ۔/1,62,000 برائے انڈر گراؤنڈ نظام بجلی اور تعمیر معیاری سڑکات لیا؟

(ب) مذکورہ بالا مد میں حکومت کو کتنی رقم حاصل ہوئی اس میں سے آج تک کتنی رقم کس کس کام پر خرچ ہوئی اور بقیہ رقم کس بنک میں کسی کے اکاؤنٹ میں جمع ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب ایل ڈی اے انڈر گراؤنڈ نظام بجلی کی تنصیب کا ارادہ نہیں رکھتا، اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ دس سال گزرنے کے باوجود ابھی تک تمام الاٹیز کو قبضہ نہیں دیا گیا اس وقت کس کس بلاک میں کتنے الاٹیز کو قبضہ دے دیا گیا ہے اور بقیہ کو کب تک قبضہ دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ایل ڈی اے ایونیو ون ہاؤسنگ سکیم میں زیر زمین بجلی کے نظام کے لئے تخمینہ جات میں کوئی رقم رکھی گئی اور نہ ہی اس سلسلہ میں الاٹیز سے کوئی اضافی رقم لی گئی ہے۔سڑکوں کی تعمیر معیار کے مطابق مکمل کی گئی ہے۔

(ب) ایل ڈی اے ایونیو ون لاہور کے الاٹیز سے 6289.786 ملین وصول ہوئے جبکہ اس سکیم کے ترقیاتی اخراجات کی مد میں 3353.790 ملین مورخہ 25-05-2011 تک خرچ ہوئے جبکہ بقیہ رقم حکومت پنجاب کے احکامات کی روشنی میں ایل ڈی اے کے پرسنل لیجر اکاؤنٹ محکمہ خزانہ پنجاب میں جمع ہے۔

(ج) ایل ڈی اے ایونیو ون میں زیر زمین بجلی کے نظام کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے اور نہ ہی زیر زمین بجلی کے نظام کے لئے تخمینہ جات میں کوئی رقم رکھی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔بلاک ایف کے الاٹیز کی کل تعداد 532 جبکہ بلاک ایچ کے الاٹیز کی کل تعداد 493 ہے جن کو موقع پر قبضہ دینے کا آغاز 2007 میں کر دیا گیا اور اب تک بلاک ایف اور ایچ کے 60 فیصد الاٹیز کو بعد از نشاندہی پلاٹوں کا قبضہ دیا جا چکا ہے۔دیگر بلاکوں میں چیف انجینئر ایل ڈی اے کی طرف سے ترقیاتی کام مکمل کرنے کے بعد الاٹیز کو موقع پر قبضے دینے کا آغاز کر دیا جائے گا۔

لاہور۔مدینہ کالونی اور گلی نمبر 2 حاجی جمال دین کریانہ سٹور میں سیوریج اور آب رسانی کے پائپ ڈالنے کی تفصیلات

*8389: مہر اشتیاق احمد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے گلی نمبر 1 (رانا بلڈنگ مٹیریل اینڈ شٹرنگ سٹور) واقع مدینہ کالونی، ڈوبن پورہ گرڈ سٹیشن روڈ کھاڑک لاہور میں سیوریج اور آب رسانی کے پائپ ڈال دیئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایل ڈی اے واسا کی طرف سے تیار کردہ PCI سال 06۔2005 بابت مدینہ کالونی ڈوبن پورہ میں سیوریج اور آب رسانی کے پائپ ڈالنے کی منظوری ہوئی تھی

جس میں گلی نمبر 2 (حاجی جمال دین کریانہ سٹور) میں سیوریج اور آب رسانی کے پائپ ڈالنا بھی شامل تھے، اگر ایسا ہے تو منظور شدہ PC-I کی رقم سے مدینہ کالونی ڈوبن پورہ کھاڑک لاہور میں سیوریج اور آب رسانی کے پائپ ڈالنے کے بارے میں کرائے گئے، کام کی تفصیل مع ٹینڈر تخمینہ جات مہیا کی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گلی نمبر 2 (حاجی جمال دین کریانہ سٹور) جس کی چوڑائی اور زمین کا عمومی لیول گلی نمبر 1 کے برابر ہے تاحال سیوریج اور آب رسانی کے پائپ نہیں ڈالے گئے، اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گلی نمبر 2 (حاجی جمال دین کریانہ سٹور) میں بھی سیوریج اور آب رسانی کے پائپ بچھانے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے گلی نمبر 1 (رانا بلڈنگ مٹیریل اینڈ شٹرنگ سٹور) واقع مدینہ کالونی، ڈوبن پورہ گرڈ سٹیشن روڈ کھاڑک لاہور میں سیوریج اور آب رسانی کے پائپ ڈال دیئے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ ڈوبن پورہ میں سیوریج کے پائپ ڈالنے کے لئے سال 06-2005 میں 38.651 ملین روپے کی لاگت کا PC-1 منظور ہوا۔ جس میں گلی نمبر 2 (حاجی جمال دین کریانہ سٹور) مین سیوریج بچھائی کا کام شامل نہ تھا۔ اس PC-1 کے تحت مختلف ادوار میں 35.178 ملین روپے فنڈز موصول ہوئے جس سے مصطفیٰ پارک، شہباز پارک، صداقت پارک ڈوبن پورہ سبزہ زار کے علاقوں میں سیور بچھانے کا کام اور ڈسپوزل سٹیشن کی تعمیر کا کام مکمل کیا گیا۔ مکمل کئے گئے کام کی تفصیل مع ٹینڈر تخمینہ جات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ بعد ازاں اس PC-1 کو سال 10-2009 میں revise کر کے تخمینہ لاگت 53.485 ملین روپے میں منظور کیا گیا جس میں مذکورہ گلی اور بقایا مختلف گلیوں اور ڈوبن پورہ میں شامل ہونے والی نئی آبادیوں میں سیور بچھائی کا کام شامل تھا لیکن ریوائز PC-1 کے فنڈز موصول نہ ہوئے۔ ڈوبن پورہ میں واٹر سپلائی کے پائپ بچھانے کا PC-1 سال 10-2009 میں 37.18 ملین روپے کی لاگت کا منظور ہوا جس کے بھی فنڈز موصول نہ ہوئے۔

(ج) یہ درست ہے کہ گلی نمبر 2 (حاجی جمال دین کریانہ سٹور) جس کی چوڑائی اور زمین کا عمومی لیول گلی نمبر 1 کے برابر ہے تاحال سیوریج اور آب رسانی کے پائپ نہیں ڈالے گئے ہیں۔ مذکورہ گلی اور بقایا مختلف گلیوں اور ڈوبن پورہ میں شامل ہونے والی نئی آبادیوں میں سیوریج اور آب رسانی کے پائپ بچھانے کے کام کا تخمینہ لاگت جامع منصوبہ بندی کے تحت تیار کیا جا رہا ہے۔

(د) جی ہاں۔واسالاہور ڈوبن پورہ میں شامل ہونے والی نئی آبادیوں میں سیوریج اور آب رسانی کے پائپ بچھانے کے کام کا تخمینہ لاگت جامع منصوبہ بندی کے تحت تیار کر رہا ہے جس میں گلی نمبر 2 (حاجی جمال دین کریانہ سٹور) میں بھی سیوریج اور آب رسانی کے پائپ بچھانے کا کام شامل ہے۔

لاہور۔ٹاؤن شپ کالج روڈ کے برساتی نالے کے پلوں پر حفاظتی جنگلے لگانے کا معاملہ

*8410: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹاؤن شپ کالج روڈ کے برساتی نالے کے پلوں پر حفاظتی جنگلے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جس سے حادثات میں اضافہ ہو رہا ہے اور اموات بھی ہو چکی ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان برساتی نالوں کے پلوں پر فوری حفاظتی جنگلے لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹاؤن شپ لاہور کے برساتی نالے (کالج روڈ ڈرین) کے پلوں پر لگے حفاظتی جنگلے واسا نے نہیں لگائے ہیں۔ مذکورہ نالے کے پلوں کو روڈ ڈیپارٹمنٹ نے بنایا ہے اور جنگلے بھی ان کی طرف سے لگائے گئے ہیں۔ تاہم واسا کے پاس کسی کے ہلاک یا زخمی ہونے کی کوئی شکایت تاحال موصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) واسا اس نالے کے پلوں پر جنگلے لگانے کا ارادہ نہیں رکھتا۔

لاہور۔پی ایچ اے میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8503: محترمہ حمیرا اویس شاہد :کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور میں اس وقت ملازمین کی کل کتنی تعداد ہے اور ان کی گریڈوار تفصیل کیا ہے ڈیلی ویجز ملازمین کتنے ہیں؟

(ب) ڈیلی ویجز ملازمین کی بھرتی کے کیا قواعد وضوابط ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پی ایچ اے میں ملازمت کے لئے اور خاص طور پر ڈیلی ویجز ملازمین کی بھرتی من پسند افراد کی کی جاتی ہے ؟

(د) سال 2010 میں ڈیلی ویجز کی کتنی اسامیوں پر تعیناتی کی گئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

(1) ریگولر ملازم 3510 (2) کنٹریکٹ ملازم 33

(3) ورک چارج ملازم 149 (4) ڈیلی پیڈ 1805

کل 5495 عدد ملازم ہیں۔ریگولر ملازمین کی گریڈوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈیلی اجرت پر رکھے جانے والے ملازمین کام کی کشادگی کو مدنظر رکھتے ہوئے رکھے جاتے ہیں۔ہر ملازم فیلڈ میں کام کرنے کی اہلیت و تجربہ یعنی کھرپہ، کسی، درانتی وغیرہ سے کام کرنے کی مہارت رکھتا ہو۔

(ج) یہ غلط ہے کہ ملازمین پسند کی بنیاد پر رکھے جاتے ہیں۔ مستقل ملازمین کے لئے باقاعدہ رولز اینڈ ریگولیشن موجود ہیں۔جہاں تک ڈیلی ویجز ملازمین کا تعلق ہے اس کا جواب (ب) میں دیا جا چکا ہے۔

(د) سال 2010 میں 188 ڈیلی ویجز بھرتی کئے گئے۔

فیصل آباد۔گلستان کالونی میں پلاٹ الاٹ کرنے کی تفصیلات

*8666:رانا محمد افضل خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ FDA نے گلستان کالونی کمرشل ایریا فیصل آباد میں Residential/Commercial پلاٹ الاٹ کئے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ پلاٹ درحقیقت کمرشل پلاٹ تھے اور ان کے کچھ حصہ میں رہائش رکھنے کی اجازت ہے ؟

(ج) ان پلاٹوں پر کمرشل پلازے بنانے کے لئے کیا Commercialization دوبارہ کروانے اور فیس جمع کروانے کی ضرورت ہے، اگر نہیں تو اس کی وجہ بتائی جائے ؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ کہ ایف ڈی اے نے گلستان کالونی ملت روڈ پر رہائشی / کمرشل پلاٹس الاٹ نہ کئے تھے بلکہ نیلام عام میں فروخت کئے تھے۔

(ب) مذکورہ پلاٹس رہائشی / کمرشل نیلام عام میں فروخت کئے تھے۔ایف ڈی اے کے اس وقت کے مروجہ بلڈنگ بائی لاز منظور شدہ ایف ڈی اے کی گورننگ باڈی مورخہ 27-8-1980 کے مطابق رہائشی / کمرشل پلاٹس کا مطلب ہے کہ ایسی عمارت جس کے گراؤنڈ فلور پر کمرشل کاروبار کیا جا سکتا ہے اور رہائش بھی رکھی جا سکتی ہے جبکہ فسٹ فلور اور subsequent فلورز پر صرف رہائش رکھی جا سکتی ہے اور انہی شرائط کے ساتھ پلاٹ نیلام کئے گئے تھے۔

(ج) مذکورہ پلاٹوں میں اگر کسی نے فسٹ فلور اور subsequent فلورز پر کمرشل کاروبار کرنا ہو اور وہ کمرشل ڈکلیئر کی گئی سڑک پر واقع ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مروجہ رولز کے مطابق محکمہ کی منظوری سے کمرشل فیس جمع کروا کر نقشہ کی منظوری حاصل کرے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8241 بڑا اہم تھا مہربانی کر کے اسے آئندہ سیشن کے لئے pending فرمایا جائے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میرا بھی بڑا اہم سوال جس کا نمبر 8362 تھا اسے pending فرمایا جائے۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میرا بھی بڑا اہم سوال نمبر 8181 ہے تو مہربانی کر کے اسے بھی pending فرمایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تینوں ممبران اپنے سوالوں کے نمبر سیکرٹری صاحب کو تحریری طور پر دے دیں۔

(اس مرحلہ پر تینوں معزز ممبران نے اپنے اپنے سوالوں کے نمبر لکھ کر سیکرٹری اسمبلی کو دیئے)

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: شکریہ، جناب سپیکر! ہم آپ کو اس ایوان میں formally welcome کرتے ہیں اور ہماری یہ خواہش ہے کہ آپ اکثر اس ایوان کو preside کیا کریں تاکہ اس ایوان کے حالات خوش اسلوبی سے چلتے رہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپیکر صاحب ہمارے محترم ہیں اور وہ بڑا اچھا House conduct کرتے ہیں اور ہم سب نے اسے مل کر چلانا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! ہم ان کا بھی احترام کرتے ہیں اور ان کے احترام میں کسی قسم کی کوئی کمی آئندہ بھی واقع نہیں ہونے دیں گے۔ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے تو اس سے پہلے وقفہ سوالات کے دوران کچھ ایسے معاملات آئے ہیں کہ اپوزیشن یہ سمجھتی ہے کہ ان کے جوابات تسلی بخش نہیں تھے جن پر ہم پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے بات کرنا چاہتے ہیں۔ ایل ڈی اے کی طرف سے واسا میں 55 کروڑ روپے کے جنریٹرز خریدے گئے ہیں جو کہ صرف ایک مون سون سیزن کے لئے تھے اور یہ بہت افسوسناک بات ہے کہ 55 کروڑ روپیہ صرف جنریٹرز کی مد میں اڑا دیا گیا ہے اور اس کے باوجود subsequent years میں بارشوں میں ڈوب رہا ہے۔ یہاں پر نکاسی آب کا مناسب بندوبست ان بارشوں میں تھا اور نہ اس سے پچھلی بارشوں میں تھا اور لوگوں نے experience کیا ہے کہ لاہور کی سڑکیں تالاب اور جوہڑوں کا منظر پیش کرتی رہی ہیں۔ ہم آپ کے ذریعے یہ request کرتے ہیں کہ 55 کروڑ روپے سے خریدے جانے والے جنریٹرز کے علاوہ subsequent years میں ان پر کتنا خرچہ ہوا، لاہور کو اور مزید خراب کرنے اور پانی میں مزید

ڈبونے کے لئے واسانے اپنی انکم میں، بیوروکریسی نے اپنی جیبوں کو بھرنے کے لئے جو مزید جنریٹرز یا مشینری خریدنی ہے اس کی تفصیلات سے بھی اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر! ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جو پرائیویٹ سکولوں کی فیسوں، مختلف اکیڈمیز، انٹری ٹیسٹ کی تیاری کرانے والی اکیڈمی کی creation کے لئے وہ deal کرتی ہے۔ بڑی افسوسناک بات ہے کہ شیخ علاؤالدین صاحب کے پرزور شور کے باوجود ابھی تک اس کمیٹی کی صرف ایک میٹنگ ہوئی ہے۔ ایل ڈی اے کے متعلق ابھی کہا گیا ہے کہ صحت اور تعلیم کے مسئلے پر صرف 3 فیصد چارج کرتی ہے تو اس کے پیچھے لازمی طور پر sense اس لئے بنتی ہے کہ صحت اور تعلیم عوام کا مسئلہ ہے اس لئے کمرشلائزیشن فیس کم چارج ہونی چاہئے لیکن اس ایوان کو بتایا گیا ہے کہ اگر ایل ڈی اے پرائیویٹ سکولوں اور ہسپتالوں کو یہ سہولت دے رہی ہے کہ عوام کو سہولت مہیا کرنے کے لئے وہ باقی اداروں کی نسبت کم کمرشلائزیشن فیس دیں تو کیا اس کم کمرشلائزیشن فیس کا benefit عوام کو transfer ہو رہا ہے؟ ہماری یہ پرزور اپیل پر پرائیویٹ سکولوں کے فیس structure پر جو پہلے کمیٹی قائم کی گئی ہے جس کے ممبر شیخ علاؤالدین صاحب بھی ہیں تو اس کا اجلاس بلایا جائے اور ہم آپ کی وساطت یہ مطالبہ کرتے ہیں اور آپ اس حوالے سے رولنگ دیں اور کوئی ڈیڈ لائن دیں کہ فیس structure کو قائم کرنے کے لئے کب تک کمیٹی اپنی سفارشات اس ایوان میں پیش کرے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! اس بارے میں ہم کل تک بتائیں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! "مجھے یاد ہے ذرا ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو" یہی وہ House ہے جہاں پر ہم اپوزیشن میں اکٹھے بیٹھا کرتے تھے اور اس ملک میں اور اس ایوان میں جمہوریت لانے کے لئے ہم نے وہ تمام تر efforts مل کر کیں۔ جب میں پہلی دفعہ 2002 میں اس ایوان کی ممبر بنی تھی تو جو خیالات اور ہمارے جذبات جمہوریت کے بارے میں تھے ان پر implement کرنے کے لئے میں سمجھتی تھی کہ جب جمہوری حکومت آئے گی یا اس ایوان میں جمہوریت ہو گی تو ہم وہ سب چیزیں دیکھیں گے لیکن بہت تکلیف دہ بات یہ ہے کہ آج مجھے بڑی تکلیف سے کہنا پڑ رہا ہے کہ اپوزیشن میں ہوتے ہوئے ہمیں ڈکٹیٹر کی اسمبلی اس طرح سبوتاژ نہیں کرتی تھی جس طرح سے آج ہمیں سبوتاژ کیا جاتا ہے اور سپیکر صاحب ہمارے بڑے ہیں اور محترم ہیں اور مجھے امید

ہے کہ انہیں کسی نے گائیڈ کیا ہوا ہے کچھ لوگوں کو pin point کرنے میں جن میں، میں بھی شامل ہوں۔ میرا دیا ہوا کوئی بھی business House entertain کرتا ہے، یہ اسمبلی entertain کرتی ہے یا سیکرٹریٹ entertain کرتا ہے؟ سیکرٹریٹ کے حوالے سے میں یہ کہہ دوں کہ یہاں پر اس دور کے اندر جو سیکرٹری صاحب بیٹھا کرتے تھے آج وہ کہاں ہیں؟ یہ باتیں ہمیں یاد رکھنی چاہئیں یہاں پر مستقل کسی کو نہیں رہنا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جناب سپیکر صاحب ہمارے بزرگ ہیں اور محترم ہیں لیکن ان کا روّیہ بعض اوقات بہت ہتک آمیز ہوتا ہے۔ ہم بھی یہاں سب ممبر ہیں اور اگر ہمیں عوام کی فلاح و بہبود کے لئے بات نہیں کرنی تو میں اس بات پر بہت categoric ہوں کہ پھر میں نے جتنی کوششیں اور کاوشیں کیں، جتنی ماریں ہم نے مال روڈ پر کھائیں، جس طرح ہمیں اس ایوان سے اٹھا اٹھا کر باہر پھینکا جاتا رہا تو میں سمجھتی ہوں کہ شاید ہم نے وہ غلط کیا اور مجھے اس House میں نہیں آنا چاہئے۔ اگر اس طرح سے مجھے House میں بات کرنے کی اجازت نہیں ہے، میرا business entertain نہیں کیا جانا اور اس کی ایک مثال یہ ہے کہ میں نے ایک تحریک استحقاق move کی ہے جو میرا خیال ہے کہ آپ کی بھی privilege کا معاملہ ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کی Chair کی رولنگ پر ایک کمیٹی بنائی گئی تھی کہ میں نے کوآپریٹو سوسائٹی کے بارے میں 500 کروڑ روپے کی کرپشن کے کھپلے کی نشاندہی کی تھی اور میں نے بارہا آپ کے آفس میں جا کر بھی request کی کہ اس کمیٹی کی میٹنگ call کی جانی چاہئے اور اس پر بہت بڑا scan ہے۔ جن لوگوں کے خلاف میں نے بات کی تھی اور جو اس میں ملوث ہیں تو اس پر مجھے دھمکیاں دی گئیں کہ میں اسے withdraw کر لوں اور میں اس پر ایوان میں بات نہ کروں۔ اگر کرپشن کے خلاف بات کرنے کے لئے میرے اندر ہمت ہے تو اس سیکرٹریٹ اور ڈیپارٹمنٹ میں بھی ہمت ہونی چاہئے۔ میں سمجھتی ہوں کہ میری تحریک استحقاق آپ کی بھی Privilege Motion ہے کہ میرے سامنے آپ نے کئی دفعہ سیکرٹریٹ کو instructions دیں کہ کمیٹی کی میٹنگ call ہونی چاہئے لیکن نہیں ہوئی اور اب وزیر قانون میری تحریک استحقاق کو پتا نہیں کتنے دنوں سے دبا کر بیٹھے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کی ساری بات سن لی گئی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کا اپوزیشن میں کردار بالکل قابل تحسین بھی رہا ہے اور یہاں پر سیکرٹریٹ سے جو آپ کو problems ہیں، ہم ان کو آج ہی بیٹھ کر دیکھ لیتے ہیں اور اس پر ہم کل تک یا Monday تک apprise کر دیں گے اور میں آپ کو

دوسری بات یہ بتادوں کہ ہم سب نے اس ہاؤس کو پیار اور محبت کے ساتھ مل کر چلانا ہے۔اس ہاؤس کی sanctity کو سامنے رکھتے ہوئے اسے چلانا ہے۔ میں نے آپ کی بات سن لی ہے اور باقی بات۔۔۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ ہاؤس کل adjourn ہو جائے گا اور issue یہ نہیں ہے، issue یہ ہے کہ کیا اس ہاؤس میں sensible بات کرنے کی، بے شک آپ میرا ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں آج تک جتنا Question Hour ہوا ہے کیا کبھی میں نے irrelevant بات کی ہے، کبھی میں نے کوئی غلط سوال پوچھا ہے؟ اس کے باوجود بھی اگر ٹارگٹ کیا جائے اور کہا جائے کہ اس کو نہیں بولنے دینا تو پھر میں اس ہاؤس میں آنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اس سے بہتر تو پھر وہ غیر جمہوری اسمبلی تھی جس میں کم از کم ہم کچھ سوچ کر تو effort کرتے تھے۔ یہاں پر تو میں سمجھتی ہوں کہ effort کرنا ہی بے سود ہے۔ اگر یہ جمہوری حکومت ہے، اگر یہ جمہوری روّیے ہیں تو مجھے اس جمہوری روّیے پر بہت تکلیف ہے۔ مجھے تکلیف یہ ہے کہ میں نے اس ہاؤس میں جمہوریت لانے کے لئے صرف وقت ضائع کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں، آپ کی contention آچکی ہے۔ ہم اس کو دیکھ کر انشاء اللہ تعالیٰ کوئی بہتر حل نکالتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! میری پوری بات سن لیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سپرے کہاں سے آرہا ہے؟ اسے بند کرائیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ڈینگی سپرے اندر آگیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ابھی میری بات مکمل نہیں ہوئی لیکن اگر آپ بھی حکم فرمائیں گے تو میں پھر بیٹھ جاؤں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا بہت شکریہ۔ اگر آپ کا مسئلہ حل نہیں ہو گا تو پھر میں آپ کو دوبارہ floor دوں گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے دوسری بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر ہاؤس میں smoke alarm کی آواز آنے لگی)

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ alarm کس چیز کا بج رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سپرے بند کروائیں۔۔۔جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں نے Chair سے ایک ruling مانگی تھی کہ کیا ایڈوائزری کمیٹی Rules of Procedure کو violate کر کے یا conflict کر کے کوئی ایسی business کی چیز pass کر سکتی ہے؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ fire alarm ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو آپ fire alarm نہ سمجھیں بلکہ اس کو smoke alarm سمجھیں۔ جس جس ممبر کو اس smoke سے مسئلہ ہے وہ باہر چلا جائے اور ہمیں کارروائی مکمل کرنے دیں۔ جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! 14۔اپریل 2011 کو میں نے معزز ایوان میں Chair سے ایک ruling مانگی تھی کہ کیا ایڈوائزری کمیٹی جس میں ہاؤس میں بیٹھی ہوئی تمام سیاسی جماعتوں کے پارلیمانی لیڈر بیٹھتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے ruling پڑھ لی ہے، اس میں مسئلہ کیا ہے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اس میں مسئلہ یہ ہے کہ میں نے ruling یہ مانگی تھی کہ principally decide کریں کہ کیا پارلیمانی پارٹیوں کے heads کی بنیاد پر جو ایڈوائزری کمیٹی تشکیل پاتی ہے تو کیا ایڈوائزری کمیٹی Rules of Procedure کے خلاف کوئی قانون پاس کر سکتی ہے؟ آپ نے اس میں جواب یہ دیا ہے کہ ایڈوائزری کمیٹی نے کوئی ایسی چیز پاس نہیں کی جو Rules of Procedure کے خلاف ہو۔ میں نے ابھی یہ allege ہی نہیں کیا کہ آپ لوگوں نے Rules of Procedure کے خلاف کوئی چیز پاس کی ہے یا نہیں، میں آپ کی ruling یہ چاہتا ہوں کہ کیا Rules of Procedure کو conflict کر کے یا violate کر کے ایڈوائزری کمیٹی کوئی چیز پاس کر سکتی ہے یا نہیں؟ جن rules کا آپ نے حوالہ دیا ہے کہ:

> If on a question being called it is not put or the member in whose name it stand is absent the Speaker may

آپ نے حوالہ یہ دیا ہے کہ سپیکر کو اختیار حاصل ہے کہ وہ Question Hour میں کسی کو بولنے کا موقع دے کسی کو نہ دے۔ حالانکہ یہ تو میرا سوال ہی نہیں ہے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! میری ذرا عرض سن لیں۔ یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر اس لئے نہیں بنتا کہ آپ نے جو پوچھا تھا اس کا بڑا تفصیلی جواب دیا ہے۔ 209 جو پوائنٹ آف آرڈر کو deal کرتا ہے اس کی سب کلاز (4),(3) اور (5) کو پڑھ لیں تو اس میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ:

(3). A member may formulate a point of order and the Speaker shall decide whether the point raised is a point of order and, if so, give his decision thereon, and his decision shall be final.

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ میرا سوال ہی نہیں ہے۔۔

(اذان ظہر)

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! اس پر debate نہیں ہو سکتی، اب آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس 893 ڈاکٹر محمد اشرف چوہان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس 894 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں۔ آج کوئی تحریک استحقاق نہیں ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: جناب سپیکر! میں لابی میں تھا، نام سن کر فوراً آ گیا ہوں میرا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں تھوڑی دیر بعد آپ کو ٹائم دوں گا، آپ کو یہاں موجود ہونا چاہئے تھا۔ یہ تحریک التوائے کار 1467/11 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ سیمل کامران کی ہے۔ اس کے بعد محترمہ آمنہ الفت اور قمر عامر چودھری کی تحریک ہے۔

سانگلہ ہل کے چک نمبر 111 مہنہ والی میں محکمہ کی ملی بھگت سے 71 کنال اراضی کی کوڑیوں کے بھاؤ جعلی الاٹمنٹ

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 7۔ ستمبر 2011 کی خبر کے مطابق سانگلہ ہل چک نمبر 111 مہنہ والی میں محکمہ مال نے ایک شخص راسب محمود سے ساز باز کر کے کروڑوں روپے مالیت کی 71 کنال اراضی صرف -/11400 روپے میں الاٹ کر کے حقوق ملکیت جاری کر دیئے۔ راسب محمود نے اراضی کی پلاٹنگ کر کے 50 ہزار روپے فی مرلہ کے حساب سے فروخت کرنا شروع کر دی۔ گاؤں کے لمبر دار گلزار احمد نے مقامی تحصیلدار کو درخواست دی مگر کوئی کارروائی نہ ہوئی جس پر لمبر دار گلزار احمد نے وزیراعلیٰ پنجاب کو درخواست دے دی۔ بتایا گیا ہے کہ خیر دین ولد بوٹا آرائیں کو 71 کنال اراضی زیر سکیم بیع مزارع الاٹ ہوا تھا خیر دین کے انتقال پر محکمہ مال نے اراضی کے وارثان راسب محمود سے ساز باز کر کے کروڑوں روپے مالیت کی اراضی -/11400 روپے میں اس کے نام کر دی اور حقوق ملکیت بھی دے دیئے۔ پٹواری حلقہ کی جعلی رپورٹ اس کے ساتھ شامل کی گئی۔ راسب محمود نے زرعی مقاصد کے لئے الاٹ اراضی کی پلاٹنگ کر کے کمرشل بنیادوں پر 20 سے 50 ہزار روپے فی مرلہ کے حساب سے فروخت شروع کر دی۔ درخواست میں مطالبہ کیا گیا کہ کوڑیوں کے بھاؤ الاٹ کی گئی اراضی کی الاٹمنٹ منسوخ کی جائے اور اراضی کو اوپن نیلام کیا جائے تاکہ حکومت پنجاب کو بھاری مالی فائدہ پہنچ سکے یا پھر مفاد عامہ کے تحت پارک یا سکول کے لئے مختص کر دی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا اس تحریک کو کل تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1471 محترمہ آمنہ الفت اور محترمہ قمر عامر چودھری کی طرف سے ہے۔

محکمہ ٹرانسپورٹ کی ناقص حکمت عملی کے باعث صوبائی دارالحکومت کے لاکھوں باسی پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولت سے محروم

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" لاہور مورخہ 7۔ستمبر 2011 کے مطابق محکمہ ٹرانسپورٹ کی ناقص حکمت عملی کے باعث صوبائی دارالحکومت کے لاکھوں باسیوں کو تاحال پبلک ٹرانسپورٹ کی سہولتیں میسر نہیں۔ حکومت نے چین سے بسیں منگوا کر لاہور کے مختلف روٹوں پر چلانے کا کب سے اعلان کر رکھا ہے لیکن لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی میں موجود ذمہ داران کی عدم دلچسپی اور پرائیویٹ ٹرانسپورٹ سے ملی بھگت کی بناء پر ابھی تک چین سے بسیں نہیں آئیں جس کے باعث عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ عوام نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کی مشکلات کے پیش نظر جلد اور فوری اقدامات نہ کئے جانے اور جلد از جلد نئی بسیں لاہور کے مختلف روٹوں پر نہ چلانے کے مسئلہ پر بحث کی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے انتہائی اہم معاملہ کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے اس سلسلے میں یہ درست ہے کہ چین کے ساتھ حکومت پنجاب نے ٹرانسپورٹ سروس کو بہتر کرنے اور پبلک ٹرانسپورٹ میں بسوں کو چلانے کے لئے ایک معاہدہ کیا اور اس معاہدہ کے تحت 14۔اگست تک انہوں نے بسیں مہیا کرنی تھیں لیکن وہ بوجہ بسوں کی جو پہلے سے ساخت تھی اس میں یہاں کی مقامی environment کے مطابق کچھ amendments propose کی گئیں جس کی وجہ سے shipment جو اگست تک پہنچنی تھی وہ لیٹ ہوئی۔ اب hopefully اکتوبر تک اس سلسلے میں کافی مثبت پیشرفت ہے۔ چیف منسٹر صاحب خود اس سلسلے میں دو مرتبہ چین تشریف لے گئے اور ایک وفد سیکرٹری ٹرانسپورٹ کی سربراہی میں کل ہی چین سے واپس آیا ہے۔ اب کافی بہتر progress ہے

اور انشاء اللہ تعالیٰ اگلے ماہ چین کے اشتراک سے پبلک ٹرانسپورٹ سروس لاہور کے شہریوں کو مہیا کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! شکریہ۔ جو جواب آیا ہے میں اس سے مطمئن ہوں کہ اللہ کرے واقعی اگلے ماہ یہ بسیں آ جائیں۔ جیسا کہ پہلی بسیں defected تھیں، ان کے اندر problems تھیں، وہ خراب ہو گئی تھیں اور اس پر اگر نظر ثانی کر لی گئی ہے، ان کے اندر جن amendments کی ضرورت ہے تو اس میں changes کی جائیں اور ان کو بہتر طور پر لایا جائے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ اچھا اقدام ہو گا بشرطیکہ باقی وقت کی پابندی ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ یہ تحریک التوائے کار اس assurance پر dispose of کی جاتی ہے۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 11/1473 جناب اعجاز احمد کاہلوں صاحب کی ہے۔

دریائے ستلج میں طغیانی سے پاکپتن اور بصیر پور میں ہزاروں ایکڑ اراضی زیر آب اور فصلات تباہ ہونے سے کاشتکاروں کو پریشانی کا سامنا

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک موقر اخبار کی خبر مورخہ 30۔ اگست 2011 کے مطابق ستلج میں طغیانی سے پاکپتن اور بصیر پور میں تباہی، ہزاروں ایکڑ اراضی زیر آب۔ تفصیلات کے مطابق دریائے ستلج میں طغیانی سے پاکپتن اور بصیر پور میں تباہی ہوئی اور ہزاروں ایکڑ اراضی زیر آب آ گئی۔ گزشتہ روز ہیڈ سلیمانکی کے مقام پر پانی کی آمد 81993 کیوسک ریکارڈ کی گئی جبکہ اخراج 70125 کیوسک ہونے کے باعث 20 دیہات فوری خالی کرنے کا انتظامی حکم جاری کیا گیا۔ بصیر پور میں طوفانی بارش کے باعث پانی کی سطح تیزی سے بلند ہو رہی ہے۔ زمینداروں نے اپنی مدد آپ کے تحت جو بند تعمیر کئے تھے وہ ٹوٹ گئے ہیں۔ کپاس اور دھان کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ زمینداروں کو کروڑوں روپے کا مالی نقصان ہوا ہے، ان کا کوئی پرسان حال نہیں۔ اس صورتحال سے عوام میں حکومت کے خلاف شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سال دریا ستلج میں جو طغیانی آئی ہے یعنی اس دریا میں پانی کافی سالوں کے بعد آیا ہے جو کہ کسی حد تک غیر متوقع بھی تھا بہر حال اس سے یقیناً لوگوں کو نقصان پہنچا اور کسانوں کی کھڑی فصلوں کی تباہی ہوئی۔ اس سلسلے میں حکومت سروے کروا رہی ہے اور یقیناً جن کسانوں کا نقصان ہوا ہے ان کو compensate بھی کیا جائے گا۔ اب یہ صورتحال کنٹرول میں ہے اور پانی کا ریلہ گزر چکا ہے سر دست وہاں پر کسی قسم کا دوبارہ سیلاب آنے یا اس سے کسی قسم کی تباہ کاری کا احتمال نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کاہلوں صاحب!

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! اس وقت وہاں پر جو لوگ کھلے آسمان تلے بیٹھے ہیں تو ایک ان لوگوں کو compensate کرنا بھی ضروری ہے لیکن جو لوگ وہاں باہر بیٹھے ہوئے ہیں ان کے پاس کوئی ٹیم نہیں پہنچی جو ان کا تدارک کر سکے تاکہ ان کو کوئی نہ کوئی سہولت میسر ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کاہلوں صاحب! آپ کو پتا ہے اس پر بحث نہیں ہو سکتی اور اس پر جو بات کی گئی ہے اس کو ہم بھی ensure کروائیں گے کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اس پر عمل کیا جائے۔ اگر آپ مزید سمجھتے ہیں کہ کچھ ہونا چاہئے آپ ان کو مل کر طے کر لیں آپ کا یہ اچھا اقدام ہے کہ ہاؤس کے notice میں لے آئے ہیں۔ This is disposed of. بہت شکریہ۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1482/11 محترمہ سیمل کامران اور چوہدری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔

نیو بکر منڈی شاہ پور کانجراں لاہور کے ٹھیکیدار کا عملہ اور پولیس کی ملی بھگت سے بیوپاریوں سے اضافی رقم وصول کرنا

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جناح" مورخہ 8- ستمبر 2011 کی خبر کے مطابق نیو بکر منڈی شاہ پور کانجراں کے ٹھیکیدار نے کرپشن کے ریکارڈ توڑ دیئے۔ انٹری فیس راس -/200 روپے فی شاخ -/100 روپے اور ٹرک، مزدا سے -/1000 روپے تک وصول کرنے لگا۔ منڈی میں علامہ اقبال ٹاؤن کا عملہ غائب۔ تفصیلات کے مطابق نیو بکر منڈی شاہ پور کانجراں کے ٹھیکیدار نواز نے کرپشن کے ریکارڈ توڑ دیئے۔

منڈی میں سرکاری انٹری فی راس -/135روپے اور فی شاخ -/300روپے ٹرک مزدا -/500 روپے، چھوٹا مزدا -/300روپے اور پک اپ -/100روپے مقرر ہے۔ جبکہ ٹھیکیدار نواز کے مسلح غنڈے ٹرانسپورٹرز اور بیوپاریوں سے زبردستی فی راس -/200 روپے سے -/300روپے، فی شاخ -/100روپے سے -/150روپے جبکہ ٹرک مزدا اور پک اپ سے اضافی -/300روپے سے لے کر -/1000روپے تک وصول کر رہے ہیں۔ اضافی پیسے نہ دینے والے ٹرانسپورٹرز اور بیوپاریوں پر ٹھیکیدار کے مسلح غنڈے تشدد کرتے ہیں۔ سنگین نتائج کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ ٹھیکیدار نے منڈی کے اندر جوئے کے اڈے بھی کھول رکھے ہیں۔ جہاں مختلف شہروں سے آئے معصوم بیوپاریوں سے لاکھوں روپے ہتھیائے جاتے ہیں اور منڈی میں ڈکیتی کی وارداتیں معمول بن گئی ہیں۔ علامہ اقبال ٹاؤن کے ٹی ایم او اور دیگر عملہ بھاری رشوت لیتے ہوئے خاموش ہے بلکہ سب سے بڑی مویشی منڈی علامہ اقبال ٹاؤن کے دفتر میں تالے لگے ہوئے ہیں۔ ذرائع کے مطابق کچھ پولیس اہلکار بھی اس کرپشن میں ملوث ہیں اور چند بااثر سیاسی افراد ٹھیکیدار کی سپورٹ کرتے ہیں جس کی وجہ سے اس کے خلاف کارروائی عمل میں نہیں لائی جاتی۔ علاقہ کے لوگوں نے شدید احتجاج کرتے ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ کرپٹ ٹھیکیدار کی غنڈہ گردی اور چار جنگ کرنے پر اس کا ٹھیکہ منسوخ کیا جائے اور علامہ اقبال ٹاؤن کے عملے اور ملوث پولیس اہلکاروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جب یہ خبر روزنامہ "جناح" مورخہ 8۔ ستمبر 2011 کو شائع ہوئی ہے جس کو محترمہ نے اس تحریک کا موضوع بنایا ہے اس کے بعد District Administration کو اس بارے میں directions جاری کی گئیں ہیں کہ اس معاملے کو thorough probe کرانے کے بعد ان شکایات جن کا ذکر اس خبر اور تحریک میں کیا گیا ہے تو ان میں سے جو درست پائی جائیں ان کا ازالہ کروایا جائے اور جو متعلقہ لوگ ہیں ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! میں وزیر قانون کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محرک وزیر صاحب کے جواب سے مطمئن ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1483/2011 محترمہ سیمل کامران اور چودھری عامر سلطان چیمہ کی طرف سے ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! ایک دن میں کتنی تحاریک التوائے کار پڑھی جا سکتی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جتنی مرضی پڑھ لیں۔

شاکر روڈ نیو سمن آباد لاہور انتظامیہ کی ملی بھگت سے مویشیوں کا اڈا بننے سے اہل علاقہ کو پریشانی کا سامنا

محترمہ سیمل کامران: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جناح" مورخہ 8۔ ستمبر 2011 کی خبر کے مطابق اہل علاقہ نیو سمن آباد کی وزیر اعلیٰ پنجاب سے اپیل سمن آباد ٹاؤن کی انتظامیہ نے علاقہ کو مویشیوں کا اڈا بنا دیا۔ اہلیان علاقہ نے درخواست کی ہے کہ شاکر روڈ نیو سمن آباد میں بعض لوگوں نے مال مویشیوں (گائے بھینسوں) کا اڈا بنا رکھا ہے جس کی وجہ سے اہل علاقہ کی زندگی عذاب میں مبتلا ہو چکی ہے۔ گائے بھینسوں کے گوبر کی وجہ سے آئے دن گٹر بند ہو جاتے ہیں۔ جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جس میں مچھروں کی افزائش ہو رہی ہے اور ڈینگی کا مرض پھیل رہا ہے۔ اہل علاقہ اس کی وجہ سے سخت پریشان ہیں اور اعلیٰ حکام سے اپیل کرتے ہیں کہ کسی دن خفیہ طور پر شاکر روڈ سمن آباد کا دورہ کر کے ہماری پریشانی کا ازالہ کریں۔ اس خبر سے لاہور شہر بالخصوص سمن آباد لاہور کی عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس جگہ کا ذکر محترمہ نے کیا ہے اس سمیت لاہور میں باقی جگہوں پر بھی جہاں جہاں اس قسم کا کوئی irritant تھا ختم کر دیا گیا ہے۔ اب یہ معاملہ resolve کروایا جا چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون کی assurance پر اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 1485/2011 محترمہ فائزہ احمد ملک کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 1487/2011 ڈاکٹر محمد اختر ملک صاحب کی طرف سے ہے موجود نہیں ہیں اسے بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 1489/2011 محترمہ ساجدہ میر صاحبہ!

اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں اضافہ سے صارفین کو پریشانی کا سامنا

محترمہ ساجدہ میر: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" مورخہ 6۔ ستمبر 2011 کے مطابق صوبائی حکومت پنجاب کی ناقص کارکردگی کے باعث روزمرہ کی اشیائے ضروریہ قیمتوں میں اضافہ کے باعث سفید چنے سو کلوگرام بوری -/400 روپے اضافہ کے ساتھ -/1000 روپے، کالے چنے فی بوری -/100 روپے اضافہ کے ساتھ -/5800 روپے، سپر چاول فی بوری -/50 روپے اضافہ کے ساتھ -/5200 روپے گھی، درجہ اول سولہ کلوگرام کنستر -/5 روپے اضافہ کے ساتھ -/2750 روپے گھی، درجہ سوئم کنستر -/10 روپے اضافہ کے ساتھ -/2580 روپے، چینی فی بوری -/20 روپے اضافہ کے ساتھ -/7460 روپے اور شربت روح افزاء فی بوتل -/2 روپے اضافہ کے ساتھ -/140 روپے کا ہو گیا ہے۔ جبکہ یوٹیلٹی سٹوروں پر رمضان پیکج کے بعد یوٹیلٹی گھی و آئل فی لیٹر -/159 روپے، دال چنا -/77 روپے، کالے چنے -/68 روپے، سفید چنے -/142 روپے، چاول -/84 روپے، دال مونگ ثابت -/132 روپے اور دال ماش -/138 روپے فی کلو ہو چکی ہے۔ مصالحہ جات کی قیمتوں میں -/1 روپے سے -/15 روپے اور صابن کی قیمتوں میں -/1 سے -/20 روپے اضافہ ہوا ہے۔ علاوہ ازیں عیدالفطر کے ایام میں تھوک سبزی و پھل منڈیوں میں بعد از تعطیل سبزیوں و پھلوں کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ جن میں آلو نیا -/8 روپے اضافہ کے ساتھ -/40 روپے، پیاز -/10 روپے اضافہ کے ساتھ -/34 روپے، ٹماٹر -/30 روپے اضافہ کے ساتھ -/64 روپے، کھیرا -/40 روپے اضافہ کے ساتھ -/80 روپے، سبز مرچ -/6 روپے اضافہ کے ساتھ -/44 روپے اور سیب -/10 روپے اضافہ کے ساتھ -/70 روپے ہوا ہے۔ عیدالفطر کے بعد اشیائے خورد و نوش میں اضافہ سے عوام الناس میں سخت غم و غصہ و اشتعال

پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب والا! میری تحریک التوائے کار کا نمبر ہی عید کے بعد آیا ہے۔اب تو عید بھی گزر گئی ہے میں اب کیا کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تو مجھے تیزی منڈی کی اینکر لگی ہیں۔(قہقہے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! محترمہ نے جس مسئلے کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے ویسے تو price hikes کے متعلق ایک دن پہلے سے بحث کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔اب اجلاس چونکہ کل prorogue ہو جائے گا تو next جب بھی اجلاس بلوایا جائے گا اس میں price hikes کے متعلق عام بحث کروائی جائے گی اور اس میں جو تجاویز ممبران کی طرف سے دی جائیں گی ان سے رہنمائی حاصل کر کے حکومت ان پر عمل کرے گی۔اس کے علاوہ پرائس مجسٹریٹ کا تقرر کر دیا گیا ہے وہ بھی اس سلسلے میں اپنی کوشش کر رہے ہیں تاکہ لوگوں کو بلا جواز مہنگائی سے روکا جائے اور اس کے علاوہ سستے بازار کا concept حکومت پنجاب نے introduce کروایا ہے جس سے کافی حد تک بہتری آئی ہے۔بہر حال اس میں ابھی بھی مزید بہتری کی گنجائش موجود ہے۔اس سلسلے میں اس معزز ایوان میں جب عام بحث ہو گی اور اس سے جو رہنمائی حاصل ہو گی اس سے اس سسٹم کو مزید بہتر بنایا جائے گا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! اس کے لئے بھی ایک دن مقرر کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو already انہوں نے فرما دیا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! وزیر قانون نے بہت اچھی بات کی ہے اس لئے میں اسے پریس نہیں کرتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔محترمہ اسے پریس نہیں کرتیں اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔تحریک التوائے کار نمبر 2011/1493 محترمہ نرگس فیض ملک صاحبہ، انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں اور ڈاکٹر محمد اختر ملک صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتے اس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2011/1494 محترمہ سیمل کامران، چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ قمر عامر چودھری صاحبہ کی طرف سے ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے چک نمبر 308-گ ب میں سرکاری اراضی کی اقرباء پروری کے تحت الاٹمنٹ

محترمہ قمر عامر چودھری: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں سرکاری اراضی غریب لوگوں میں تقسیم کرنے کی غرض سے درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ اس میں اہلیان دیہہ چک نمبر 308 گ ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے رہائشیوں نے اسی گاؤں میں موجود پہلے 7 مرلہ اور اب 5 مرلہ کی تقسیم کے لئے درخواستیں دے دیں اور جب حکومت نے وہاں موجود سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ کی تو ان جناح آبادیوں میں متعدد ایسے افراد کو جگہیں دے دی گئیں جن لوگوں کے پاس پہلے ہی اپنی ذاتی زمین، گھر، ٹریکٹر، موٹر سائیکل حتیٰ کہ نقدی وزیورات موجود تھے اور ان لوگوں کو نظر انداز کر دیا جن کے پاس اپنی ذاتی زمین اور نہ ہی گھر ہے۔ متعلقہ محکمہ کی اس بے ضابطگی اور بے قاعدگی کے بارے میں اہلیان علاقہ کے ان غرباء نے متعلقہ ڈی سی او کو درخواستیں دیں کہ وہ سختی سے نوٹس لیں اور حقداروں کو ان کا حق دیا جائے اور ان امراء سے سرکاری زمینیں واپس لی جائیں جن کے پاس پہلے سے موجود تھیں اور جو سات مرلہ سکیم میں بھی گھر حاصل کر چکے تھے اب انہیں پانچ مرلہ میں بھی گھر دے دیئے گئے۔ یہ معاملہ انتہائی سنگین ہے اور اس پر مکمل انکوائری کروائی جائے تو تمام حقیقت عیاں ہو جائے گی اس لئے ضروری ہے کہ اس معاملہ پر اسمبلی دخل اندازی کر کے اس کو حل کروانے میں کردار ادا کرے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اس سلسلے میں ایک انکوائری کا آرڈر کیا گیا ہے لیکن اس کی رپورٹ ابھی موصول نہیں ہوئی۔ اگر محترمہ چاہتی ہیں تو اسے pending فرما دیں یا پھر انکوائری رپورٹ جب موصول ہو گی تو اس کے مطابق mover کو آگاہ کر دیا جائے گا۔

محترمہ قمر عامر چودھری: جناب والا! اسے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب والا! میری تحاریک التوائے کار کو بھی اگلے اجلاس تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی تحاریک التوائے کار اگلے اجلاس تک کے لئے pending کی جاتی ہیں۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو ابھی موقع دیتا ہوں۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔ سب سے پہلے

The Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2011.

کورم کی نشاندہی

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا فرمایا ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم پوائنٹ آؤٹ کیا گیا ہے گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔
گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2011 (Bill No.42 of 2011)

Minister for Law to introduce the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2011 (Bill No.42 of 2011).

مسودہ قانون (ترمیم) (خاتمہ) نظام جبری مشقت، پنجاب 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker, I introduce the Punjab Bonded Labour System (Abolition) (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Bonded Labour System (Abolition) Bill (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resource for report up to 31st October 2011.

Minister for Law, now to introduce the Agricultural Pesticides (Amendment) Bill 2011.

مسودہ قانون (ترمیم) زرعی کرم کش ادویات، مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker, I introduce the Agricultural Pesticides (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Agricultural Pesticides (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Agricultural for report up to 31st October 2011.

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, laying of the Annual Report of Faisalabad Development Authority for the Year 2009-10.

فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 10-2009 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I lay the Annual Report of Faisalabad Development Authority for the Year 2009-10.

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Report of Faisalabad Development Authority for the Year 2009-10 has been laid.

Now, laying of the Annual Report of Gujranwala Development Authority for the Year 2009-10.

گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 10-2009 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I lay the Annual Report of Gujranwala Development Authority for the Year 2009-10.

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Report of Gujranwala Development Authority for the Year 2009-10 has been laid.

Now, laying of the Annual Report of Multan Development Authority for the Year 2009-10.

ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 10-2009 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I lay the Annual Report of Multan Development Authority for the Year 2009-10.

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Report of Multan Development Authority for the Year 2009-10 has been laid.

Now, laying of the Annual Report of Rawalpindi Development Authority for the Year 2009-10.

راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2009-10
کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I lay the Annual Report of Rawalpindi Development Authority for the Year 2009-10.

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Report of Rawalpindi Development Authority for the Year 2009-10 has been laid.

Now, laying of the Report on Appropriation of Accounts of Government of Punjab for the year 2005-06 Vol-I, II, III.

مد بندی حسابات حکومت پنجاب کی رپورٹ برائے سال 2005-06
جلد 1، 2 اور 3 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I lay the Report on Appropriation of Accounts of Government of Punjab for the year 2005-06 Vol-I, II, III.

MR DEPUTY SPEAKER: The Report of Appropriation Accounts of Government of the Punjab for the year 2005-06 Vol-I, II, III has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No.-II for report within the period of one year.

Now, laying of the Report on Appropriation Accounts of Government of Punjab for the year 2006-07.

مدبندی حسابات حکومت پنجاب کی رپورٹ برائے سال2006-07 کاایوان میں پیش کیاجانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I lay the Report on Appropriation of Accounts of Government of Punjab for the year 2006-07

MR DEPUTY SPEAKER: The Report on Appropriation Accounts of Government of the Punjab for the year 2006-07 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. I for report within the period of one year

Now, laying of the Report on Appropriation Accounts of Government of Punjab for the year 2008-09.

مدبندی حسابات حکومت پنجاب کی رپورٹ برائے سال2008-09 کاایوان میں پیش کیاجانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I lay the Report on Appropriation of Accounts of Government of the Punjab for the year 2008-09.

MR DEPUTY SPEAKER: The Report on Appropriation Accounts of Government of the Punjab for the year 2008-09 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. I for report within the period of one year

Now, laying of the Report on Finance Accounts of Government of the Punjab for the year 2005-06.

مالی حسابات حکومت پنجاب کی رپورٹ برائے سال 2005-06 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I lay the Report on Finance Accounts of Government of the Punjab for the year 2005-06

MR DEPUTY SPEAKER: The report on Finance Accounts of Government of the Punjab for the year 2005-06 has been laid and referred to the Public Accounts Committee No. II for report within the period of one year

Now laying of the Audit Report on the Accounts of Drought Recovery Assistance Programme Project (DRAPP) of Government of the Punjab for the year 2008-09. Minister for Law!

بحالی خشک سالی معاونت پروگرام پراجیکٹ کے حسابات آڈٹ رپورٹ برائے سال 2008-09 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Drought Recovery Assistance Programme Project (DRAPP) of Government of the Punjab for the year 2008-09.

MR DEPUTY SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Drought Recovery Assistance Programme Project (DRAPP) of Government of the Punjab for the year 2008-09 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 1 for report within the period of one year.

Now, laying of the Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the year 2010. Minister for Law!

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2010
کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I lay the Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the year 2010.

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the year 2010 has been laid.

Now, the Punjab Maternity Benefit (Amendment) Bill 2011 (Bill No.39 of 2011). Minister for Law to introduce the Punjab Maternity Benefit (Amendment) Bill 2011.

مسودات قانون
(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون (ترمیم) فوائد زچگی پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I introduce the Punjab Maternity Benefit (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Maternity Benefit (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resource for report up to 31st October 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Punjab Workers' Children (Education) (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 40 of 2011).

مسودہ قانون (ترمیم) (تعلیم) اطفال ورکرز پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Mr. Speaker! I introduce the Punjab Workers' Children (Education) (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Workers' Children (Education) (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resource for report up to 31st October 2011.

Now, Minister for Law to introduce the Punjab Workmens' Compensation (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 41 of 2011).

مسودہ قانون (ترمیم) تلافی کارکنان پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr. Speaker! I introduce the Punjab Workmen's Compensation (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Workmen's Compensation (Amendment) Bill 2011 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resource for report up to 31st October 2011.

Now, we take up the Punjab Power Development Board Bill 2010 (Bill No. 8 of 2010). Minister for Law!

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت مسودہ قانون پاور ڈویلپمنٹ بورڈ پنجاب مصدرہ 2010 کے تسلسل کے لئے خصوصی آرڈر کی تحریک کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:**Mr. Speaker! I move

> "That a special order be made under Rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Punjab Power Development Board Bill 2010."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That a special order be made under Rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Punjab Power Development Board Bill 2010."

The motion moved and the question is:

"That a special order be made under Rule225 (2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Punjab Power Development Board Bill 2010."

(The motion was carried.)

مسودات قانون

(جوزیر غور لائے گئے)

MR DEPUTY SPEAKER: Now Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. First reading starts. Minister for Law!

مسودہ قانون پاور ڈویلپمنٹ بورڈ پنجاب مصدرہ 2010

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:**Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Power Development Board Bill 2010, as recommended by Standing Committee on Irrigation and Power, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Power Development Board Bill 2010, as recommended by Standing Committee on Irrigation and Power, be taken into consideration at once."

جناب سپیکر! اپوزیشن کی طرف سے کچھ amendments move کی گئی ہیں، table کی گئی ہیں لیکن اب وہ ان amendments کو take up نہیں کر رہے۔ وزیر قانون اور حزب اختلاف کے درمیان جو بات ہوئی ہے اس کے مطابق یہ طے ہوا تھا کہ صرف Caluse-14 کے اندر اپوزیشن کی طرف سے جو amendment ہے اس کو take up کیا جائے گا۔ جب اس کی باری آئے گی تو اس وقت اس کو take up کر لیا جائے گا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ہماری طرف سے amendments تو دی گئی ہیں لیکن جس طرح سے طے ہوا ہے آپ اسی طرح کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! حزب اختلاف کے معزز ساتھیوں سے بات ہوئی ہے جس کے مطابق طے یہ ہوا ہے کہ ان کی طرف سے جو 14th amendment ہے اس کو ہم accept کر رہے ہیں اور باقی تمام amendments کو یہ withdraw کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا مطلب یہ ہوا کہ 14th amendment جو ہے وہ accept ہو رہی ہے اور باقی withdraw تصور ہوں گی۔

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Power Development Board Bill 2010, as recommended by Standing Committee on Irrigation and Power, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch. Zahir-ud-Din Khan, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Ch. Aamir Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Col. (Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Muhammad Shafiq

Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik ,Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Mr. Munawar Hussain Munj, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Ms. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Qamar Aamir Ch., Mrs. Embesat Hamid, Mrs. Zobia Rubab Malik, Ms. Humaira Awais Shahid and Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

جناب نجف عباس خان سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میرا نام پکارا گیا ہے جبکہ میں نے یہ amendment نہیں دی اس لئے correction کر لی جائے اور اس میں سے میرا نام نکال دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ سیکرٹری صاحب! اس میں سے نجف عباس خان سیال کا نام کاٹ دیا جائے۔

MS SEEMAL KAMRAN: I move:

That in Clause 14 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, the words "all or" be deleted.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 14 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, the words "all or" be deleted.

اب یہاں پر چونکہ اس کو کسی نے oppose نہیں کیا اس لئے:

The amendment moved and question is:

That in Clause 14 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Irrigation and Power, the words "all or" be deleted.

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I move:

"That the Punjab Powered Development Board Bill 2010, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Powered Development Board Bill 2010, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Powered Development Board Bill 2010, be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed.)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں موجود تمام معزز ممبران اور حزب اختلاف کے ممبران، جنہوں نے Punjab Power Development Board کے پاس ہونے میں تعاون کیا، میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس بل کے پاس ہونے کے بعد اس صوبہ کے عوام کو اس معزز ایوان کی طرف سے یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ صوبہ پنجاب میں اس وقت 12ہزار میگاواٹ بجلی ہماری ضروریات ہیں اور اس وقت 4ہزار میگاواٹ بجلی کی کمی ہے۔اس بورڈ کی تشکیل کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے ایک سے دو سالوں میں ایک ایسی strategy اپنائی جائے گی جس کی بنیاد پر پنجاب سے لوڈ شیڈنگ کے اندھیروں کو دور کیا جائے گا۔ وفاقی حکومت اس حوالہ سے اپنے طور پر بھی انتظامات کر رہی ہے لیکن اس میں پنجاب حکومت actively اپنا حصہ ڈالے گی اور انشاء اللہ اس میں 100 سے اوپر hydro power points generation کے لئے identify کئے گئے ہیں۔اسی طرح سے شوگر ملز میں coal based کام ہو رہا ہے اور اس حوالہ سے ہمارے دوست ملک چائنا کے ساتھ بھی negotiations ہو رہی ہیں اور پنجاب کی انڈسٹری جس کو بجلی کی لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے نقصان ہو رہا ہے اور unemployment ہو رہی ہے اور

اسی طرح سے جو دوسرے مسائل پیدا ہو رہے ہیں اُن میں انشاءاللہ تعالیٰ کمی آئے گی۔ آج اس legislation کے بعد اس بورڈ کو legal position ملی ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ آنے والے دنوں میں پنجاب کی عوام کی لوڈشیڈنگ کو دور کرنے کے حوالے سے گراں قدر خدمات انجام دے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وزیر قانون نے جو بات کی ہے ہم بھی اس بات کو own کرتے ہیں اور وفاقی حکومت نے بھی پہلی دفعہ in the history of Pakistan صوبوں کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ وہ اپنے level پر اپنی authorities بنا کر اپنی energy generate کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ آمنہ الفت!

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! میں ایک تو تہہ دل سے one window operation کے حوالے سے appreciate کرنا چاہتی ہوں اور میں اس کے لئے خراجِ تحسین پیش کرتی ہوں کیونکہ سرمایہ کاروں کو مختلف جگہ پر جا کر جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ انہیں مختلف جگہ پر جا کر خوار ہونا پڑتا ہے۔ میں ایک اور بات پر بھی خراج تحسین پیش کروں گی کہ ہماری 14th amendment کو مان کر لاء منسٹر صاحب نے جو مہربانی فرمائی ہے اور میں یہ بھی کہوں گی کہ کُفر ٹوٹا خدا خدا کرکے، انہیں ہماری کوئی بات ٹھیک بھی لگی اور انہوں نے اُسے اس legislation کا حصہ بنایا۔ Definitely کسی ایک بندے کے ہاتھ میں اختیارات ہوں تو پھر بورڈ کا کوئی فائدہ نہیں رہنا تھا اور یہ ایک اچھا اقدام ہے اس لئے میں اپنے تمام ساتھیوں کی طرف سے بھی اس حوالہ سے مبارکباد دیتی ہوں۔ Energy Crisis بہت بڑا ہے اس میں سب صوبوں کو اپنا اپنا حصہ ڈالنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

Now, we take up the Registration (Amendment) Bill, 2011. Minister for Law!

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت مسودہ قانون (ترمیم) رجسٹریشن پنجاب مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے خصوصی آرڈر کی تحریک کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I move:

> "That a special order be made under Rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 for the continuance of the Registration (Amendment) Bill 2011."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That a special order be made under Rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 for the continuance of the Registration (Amendment) Bill 2011."

The motion moved and the question is:

> "That a special order be made under Rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 for the continuance of the Registration (Amendment) Bill 2011."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) رجسٹریشن پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I move:

> "That the Registration (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue

Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Registration (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

The motion moved and the question is:

"That the Registration (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I move:

"That the Registration (Amendment) Bill 2011, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That the Registration (Amendment) Bill 2011, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Registration (Amendment) Bill 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ممبران کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت ہماری مہمانوں کی گیلری میں Mr. K.W.Kim, President L.G. Electronics Middleast & Africa ہیں اور ان کے ساتھ Mr. S.R. Riu اور Mr. Han بیٹھے ہیں۔ پاکستان کے اندر جو آج کل کے حالات ہیں ان میں یہ یہاں investment کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ ایک اس طرح کا Air Conditioner launch کر رہے ہیں جو anti Dengue ہے۔ یہ ایک نئی resolution لے کر آئے ہیں اس پر ہم ان کو ہاؤس میں welcome کرتے ہیں۔ ملک احمد علی اولکھ!

وزیر زراعت (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں مہمانوں کی گیلری میں کوریا کے وفد Mr. K.W.Kim, President L.G. Electronics Middleast & Africa کی سربراہی میں تشریف لایا ہے۔ میں معزز ایوان کی طرف سے انہیں welcome کہتا ہوں۔ کوریا پاکستان کا اہم دوست ہے اور یہ نیک مقصد کے لئے آئے ہیں۔ ہم اس کے لئے ان کے شکر گزار بھی ہیں اور ہم ان کو welcome بھی کہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بسراء صاحب!

CH SHAUKAT MAHMOOD BASRA (Advocate): Mr Deputy Speaker on behalf of the House, on behalf of the Opposition and on behalf of all parties in the House, I welcome this delegation and I assure that such delegation can create and put such impressions among the countries and we always welcome their visit in Pakistan and they must do investment and Inshallah with their help and with their cooperation Pakistan will progress. I once again welcome them on behalf of this House.

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Epidemic Diseases (Amendment) Bill 2011. Minister for Law!

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت مسودہ قانون (ترمیم) وبائی امراض مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے خصوصی آرڈر کی تحریک کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir I move:

> "That a special order be made under Rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Epidemic Diseases (Amendment) Bill 2011."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That a special order be made under Rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Epidemic Diseases (Amendment) Bill 2011."

The motion moved and the question is

"That a special order be made under Rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Epidemic Diseases (Amendment) Bill 2011."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون (ترمیم) وبائی امراض مصدرہ 2011

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Minister for law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Epidemic Diseases (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Epidemic Diseases (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Epidemic Diseases (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Epidemic Diseases (Amendment) Bill 2011, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Epidemic Diseases (Amendment) Bill 2011, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Epidemic Diseases (Amendment) Bill 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترمہ سیمل کامران صاحبہ سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، محترمہ!

پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں فیس میں اضافہ کے معاملے کو زیر غور لانے کے لئے سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"To consider the issue of increasing fee in private educational institutions raised by Mian Naseer Ahmad PP-155"

کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"To consider the issue of increasing fee in private educational institutions raised by Mian Naseer Ahmad PP-155"

کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"To consider the issue of increasing fee in private educational institutions raised by Mian Naseer Ahmad PP-155"

کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹیں
(جو پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد وارث کلو تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔ جی، کلو صاحب!

تحاریک استحقاق بابت سال 2008، 2009، 2010 اور 2011 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں تحاریک استحقاق نمبر 2008/6، 2009/25، 2010/1 اور 2011/8 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ملک محمد وارث کلو تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، کلو صاحب!

تحاریک استحقاق بابت سال 2008، 2009، 2010 اور 2011 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ملک محمد وارث کلو: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 51 بابت سال 2008، 23، 28، 31، 42، 50، 57، بابت سال 2009، 5، 10، 21، 38 بابت سال 2010، 9، 13، 16، 23، 24، 25، 28، 36، 44، 45، 47، 48، 50، 51، 53، 54، 56، 64 اور 66 بابت سال 2011 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30۔ نومبر 2011 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 51 بابت سال 2008، 23، 28، 31، 42، 50، 57، بابت سال 2009، 5، 10، 21، 38 بابت سال 2010، 9، 13، 16، 23، 24، 25، 28، 36، 44، 45، 47، 48، 50، 51، 53، 54، 56، 64 اور 66 بابت سال 2011 کے بارے

میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30۔ نومبر 2011 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 51 بابت سال 2008، 23، 28، 31، 42، 50، 57، بابت سال 2009، 5، 10، 21، 38 بابت سال 2010، 9، 13، 16، 23، 24، 25، 28، 36، 44، 45، 47، 48، 50، 51، 53، 54، 56، 64 اور 66 بابت سال 2011 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30۔ نومبر 2011 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اعجاز احمد خان مجلس خصوصی نمبر 10 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، اعجاز احمد خان صاحب!

تحریک التوائے کار نمبر 776 بابت سال 2010 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 10 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب اعجاز احمد خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 776/2010 پیش کردہ میاں طارق محمود، ایم پی اے پی پی۔113 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 10 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 776/2010 پیش کردہ میاں طارق محمود، ایم پی اے پی پی۔113 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 10 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"تحریک التوائے کار نمبر 776/2010 پیش کردہ میاں طارق محمود، ایم پی اے پی پی۔113 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 10 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اعجاز احمد خان مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، اعجاز احمد خان صاحب!

سوال نمبر 3436، 3435 اور 2481 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب اعجاز احمد خان: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"سوال نمبر 3435,3436 اور 2481 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"سوال نمبر 3435,3436 اور 2481 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"سوال نمبر 3435,3436 اور 2481 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 16۔ ستمبر 2011 صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔